

مُحَمَّد قَبَالِ کِلانی

جلیف پبلیکیشنز  
2- شیش محل روڈ  
لاہور پاکستان

uploaded By  
peegam-e-tawheed@yahoo.com

## فہرست

صفحہ نمبر	نام ابواب	اسماء الابواب	نمبر شمار
8	بسم اللہ الرحمن الرحیم	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	1
15	روزے کی فرضیت	فَرْضِیَّةُ الصَّیَّامِ	2
17	روزے کی فضیلت	فَضْلُ الصَّوْمِ	3
22	روزے کی اہمیت	اَھْمِیَّةُ الصَّوْمِ	4
25	روزہ قرآن مجید کی روشنی میں	الصَّوْمُ فِی ضَوْءِ الْقُرْآنِ	5
28	چاند دیکھنے کے مسائل	رُؤِیَّةُ الْهَلَالِ	6
32	نیت کے مسائل	النِّیَّةُ	7
34	سحری اور افطاری کے مسائل	السَّحُورُ وَالْإِفْطَارُ	8
38	نماز تراویح کے مسائل	صَلَاةُ التَّرَاوِیْحِ	9
46	روزے کی رخصت کے مسائل	رُخْصَةُ الصَّوْمِ	10
50	قضاء روزوں کے مسائل	صِیَامُ الْقَضَاءِ	11
53	وہ امور جن سے روزہ مکروہ ہوتا ہے	الْحَالَاتُ الَّتِی لَا یُکْرَهُ فِیْهَا الصَّوْمُ	12
57	وہ امور جو روزے کی حالت میں ناجائز ہیں	الْأَشْیَاءُ الَّتِی لَا یَجُوزُ فِعْلُهَا مِنْ الصَّائِمِ	13
60	روزے کو فاسد کرنے یا توڑنے والے امور	الْأَشْیَاءُ الَّتِی تُفْسِدُ الصَّوْمَ	14
63	نفل روزے	صِیَامُ التَّطَوُّعِ	15
68	ممنوع اور مکروہ روزے	الصَّیَامُ الْمَمْنُوعُ وَالْمَكْرُوهُ	16

صفحہ نمبر	نام ابواب	الاسماء الابواب	نمبر شمار
73	اعتکاف کے مسائل	اَلْاَعْتِكَافُ	17
76	لیلۃ القدر کی فضیلت اور اس کے مسائل	فَضْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ	18
80	صدقہ فطر کے مسائل	صَدَقَةُ الْفِطْرِ	19
83	نماز عیدین کے مسائل	صَلَاةُ الْعِيدَيْنِ	20
92	قربانی کے مسائل	اَلْاَضْحِيَّةُ	21
100	روزوں کے بارے میں ضعیف اور موضوع احادیث	اَلْاَحَادِيثُ الضَّعِيفَةُ وَالْمَوْضُوعَةُ فِي الصَّوْمِ	22

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

مَنْ أَطَاعَنِي

خَفَّلْتُ لَهُ

(رواه البخاري)



رسول الله صلى الله عليه وسلم نے فرمایا :

”جس نے میری اطاعت کی

وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

(اسے بخاری نے روایت کیا ہے)



الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ

، اَمَّا بَعْدُ !

ماہِ صیام نزولِ قرآن کا مہینہ، اللہ تعالیٰ کی خاص رحمتوں اور برکتوں کا مہینہ، صبر کا مہینہ، فراخیِ رزق کا مہینہ، ایک دوسرے سے خیر خواہی کا مہینہ، جنت میں داخل ہونے اور جہنم سے آزادی حاصل کرنے کا مہینہ، ماہِ صیام ساری دنیا کے مسلمانوں کے لئے ذکر و فکر، تسبیح و تہلیل، تلاوت و نوافل، صدقہ و خیرات گویا ہر قسم کی عبادت کا ایک عالمی موسم بہار، جس سے دنیا کا ہر مسلمان اپنے اپنے ایمان اور تقویٰ کے مطابق حصہ پا کر دل کو سکون اور آنکھوں کو ٹھنڈک مہیا کرتا ہے۔ عبادت کے اس عالمی موسم بہار کا جسے ٹھیک ٹھیک نظارہ کرنا ہو وہ اس ماہِ مقدس کے بابرکت لیل و نہار میں عز و شرف والے گھر بیت اللہ شریف میں جا کے دیکھے، جہاں دن کے اوقات میں ذکر و فکر کی محفلیں، تلاوت قرآن کی مجالس، احکام و مسائل کے حلقے، طواف کرنے والوں کا ہجوم عاشقاں اور رات کے اوقات میں قیام اللیل کے رُوح افزا اور ایمان پرور مناظر کس طرح گنہگار سے گنہگار انسان کے دل میں بھی شوقِ عبادت پیدا کر دیتے ہیں۔ رمضان المبارک کے آخری عشرے (21 سے 30 رمضان تک) میں نیازِ مندانِ راہِ وفا کی حرم شریف میں حاضری سے رونقیں دہ چند ہو جاتی ہیں۔ ذرا تصور کیجئے مطاف (بیت اللہ شریف کے گرد طواف کرنے کی جگہ) کا مختصر سا

جگہ) کا مختصر سا حصہ چھوڑ کر باقی سارا مطاف، مسجد الحرام کے تمام وسیع و عریض برآمدے، پہلی منزل اور اس کے اوپر چھت، تمام جگہیں کچا کھج بھری ہوئی ہیں، کہیں بھی تل دھرنے کو جگہ نہیں، نیم شب کے پُر سکون اور خاموش لمحے، سامنے سیاہ ریشمی غلاف میں ڈھکی ہوئی بیت اللہ کی بلند وبالا، پُر شکوہ عمارت، اوپر کھلا آسمان اور فضاء کی بیکراں وسعتیں، آسمان دنیا پر اللہ رب العالمین کے جلوہ فرما ہونے کا تصور، انوار و تجلیات کے اس روح پرور ماحول میں امام حرم تلاوت قرآن پاک کرتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ جیسے قرآن ابھی ابھی نازل ہو رہا ہے۔ امام کعبہ کی پُر سوز اور پُر درد آواز گونجتی ہے، تو یوں لگتا ہے جیسے فضا کو چیرتی ہوئی سیدھی عرش الہی پر دستک دے رہی ہے۔

﴿ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ ج وَاعْفُ عَنَّا رَحْمَةً وَاعْفِرْ لَنَا رَحْمَةً وَارْحَمْنَا رَحْمَةً أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ ﴾

”اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کو اٹھانے کی ہمارے اندر طاقت نہیں، ہمارے گناہ معاف فرما، ہم سے درگزر کر، ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا آقا ہے کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔  
﴿ رَبَّنَا وَابْنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ ﴾

”اے ہمارے رب! اپنے رسولوں کے ذریعے، جن انعامات کا تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے ہمیں وہ انعامات عطا فرما اور قیامت کے روز ہمیں رُسوانہ کر، بلاشبہ تو اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔“  
(اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُولُ بِهِ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ))  
”یا اللہ! تو ہمیں اپنی طرف سے اتنا ڈر عطا فرما جس سے تو ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے.....“

ختم قرآن کے موقع پر خصوصی دعاؤں کے لئے امام حرم جب اللہ کے حضور ہاتھ پھیلا کر کھڑے

ہوتے ہیں، تو سارا حرم آہوں اور سسکیوں میں ڈوب جاتا ہے۔ امام حرم کی خضوع و خشوع سے پُر آنسوؤں میں بھیگی ہوئی آواز رک رک کر سنائی دیتی ہے۔

((اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَا تَرُدَّنَا خَالِبِينَ))

”اے اللہ! ہمارے پروردگار ہمیں ناکام و نامراد واپس نہ لوٹا۔“

پھر اسی عالم بے خودی میں اپنے لئے اور اپنے اہل و عیال کے لئے دعائیں، مسلمانان عالم کے لئے دعائیں، مجاہدین کے لئے دعائیں، مسلم ممالک کے سربراہوں کے لئے دعائیں، مسلم نوجوانوں کے لئے دعائیں، اسلام کی سر بلندی کے لئے دعائیں، زندہ و فوت شدہ تمام مسلمانوں کی مغفرت اور بخشش کی دعائیں مانگی جاتی ہیں۔ جی چاہتا ہے کاش! یہ انمول گھڑیاں اور مبارک لمحے طویل تر ہو جائیں۔ یہ لمحے جو گنج گرانمایہ اور سرمایہ حیات ہیں کون جانے کس خوش نصیب کو دوبارہ میسر آئیں۔ دل گواہی دیتا ہے کہ اللہ کریم کی رحمت اور رحیم ذات اپنے عاجز محتاج اور در ماندہ حال بندوں کو بڑی محبت اور فضل و کرم کی نظروں سے دیکھ رہی ہے۔ خالق و مخلوق میں کوئی پردہ حائل نہیں اور خالق اپنی مخلوق کے پھیلانے ہوئے دامن اور اٹھائے ہوئے ہاتھوں کو کبھی بھی خالی واپس نہیں لوٹائے گا۔ عبادت اور ریاضت کا یہ ذوق و شوق اور ایمان و ایقان کی یہ کیفیتیں عبادت کے اسی موسم بہار سے تعلق رکھتی ہیں۔

عبادت کے اس سارے اہتمام کی غرض و غایت اور مقصد کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خود اس کی وضاحت فرمادی ہے ”اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی (گناہوں سے بچنے والے) بنو۔“ (2:183) رسول اکرم ﷺ نے بھی روزے کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ ”روزہ گناہوں سے بچنے کے لئے ڈھال ہے، روزہ دامنِ بخشش باتیں اور کوئی بیہودہ کام نہ کرے، اگر کوئی شخص گالی گلوچ اور لڑائی جھگڑے پر اتر آئے تو صرف اتنا کہہ دے میں روزے سے ہوں۔“ (بخاری) بلاشبہ نیکی کرنا بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے، لیکن نیکی کرنے کے ساتھ ساتھ برائی سے بچنا اس سے بھی زیادہ اہم معلوم ہوتا ہے جس کی وضاحت

مسلم شریف کی اس حدیث سے ہوتی ہے۔ جس میں رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا ”جانتے ہو مفلس کون ہے؟“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ”جس کے پاس درہم و دینار نہ ہوں، وہ مفلس ہوتا ہے۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت کے روز نماز، روزہ اور زکوٰۃ جیسے اعمال لے کر آئے گا، لیکن کسی کو گالی دی ہوگی کسی پر تہمت لگائی ہوگی کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کو قتل کیا ہوگا چنانچہ اس کی نیکیاں مظلوموں میں تقسیم کر دی جائیں گی اگر نیکیاں ختم ہو گئیں تو مظلوموں کے گناہ اس کے نامہ اعمال میں ڈالنے شروع کر دیئے جائیں گے حتیٰ کہ اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔“ اس حدیث پاک سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں ہے کہ برائیاں خواہ چھوٹی ہوں یا بڑی، ان سے بچنا کتنا ضروری ہے۔ رمضان المبارک کا مہینہ اس لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل ہے کہ اس کی غرض و غایت ہی گناہوں سے بچنے کی تربیت کرنا ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے شیاطین کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے تاکہ جو شخص گناہوں سے رکنا اور بچنا چاہتا ہو اسے کوئی رکاوٹ محسوس نہ ہو۔ امر واقعہ یہ ہے کہ رحمتوں اور برکتوں کے اس مقدس مہینے میں تھوڑی سی کوشش اور ارادہ کرنے سے ہر آدمی کی طبیعت نیکی کی طرف راغب اور گناہوں سے بچنے پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ پس جس نے مہینہ بھر دن کے اوقات میں ترک طعام کے ساتھ ساتھ اللہ کے حضور اپنے گزشتہ گناہوں پر احساس ندامت کے ساتھ ساتھ توبہ و استغفار کی اور آئندہ کے لئے ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کا معمم ارادہ کر لیا اس نے گویا روزہ کے مقاصد حاصل کر لئے اور ماہ صیام کی برکتوں سے بھرپور حصہ پالیا۔

کتاب الصیام میں ہم نے روزے کے وہ مسائل جمع کئے ہیں، جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں۔ پہلی اشاعت میں بعض دوستوں نے چند احادیث کی طرف توجہ دلائی، جو ضعیف تھیں، موجودہ اشاعت سے انہیں نکال دیا گیا ہے۔ اب الحمد للہ! تمام احادیث حسن یا صحیح درجہ کی ہیں۔ ان شاء اللہ! مسائل کے اعتبار سے پہلی اشاعت میں تفصیلی محسوس کی گئی تھی، لہذا موجودہ اشاعت میں بہت سے ضروری مسائل کا اضافہ کر دیا ہے۔ اہل علم کی طرف سے کسی بھی چھوٹی یا بڑی غلطی کی نشاندہی پر ہم ان کے خلوص دل سے



شکر گزار ہوں گے۔

کتاب کے آخر میں روزوں کے بارے میں بعض ضعیف یا موضوع (من گھڑت) احادیث بھی دی گئی ہیں اگرچہ ایسی تمام احادیث ترغیب (نیک اعمال کی رغبت دلانا) یا ترہیب (کسی گناہ کے انجام سے ڈرانا) کے بارے میں ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی عمل کی وہ فضیلت، جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہ ہو، خواہ وہ کتنی ہی ترغیب دلانے والی کیوں نہ ہو اسی طرح وہ ترہیب، جو رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہ ہو، خواہ وہ کتنی ہی گناہ سے روکنے اور ڈرانے والی کیوں نہ ہو، دین کا حصہ نہیں بن سکتی۔ ہر عمل کی ترغیب یا ترہیب کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کے اپنے ارشادات موجود ہیں۔ ان پر کسی قسم کا اضافہ کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم ﴿لَا تَقْلِبُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ﴾ ”مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔“ (سورۃ الحجرات، آیت نمبر 1) کی نافرمانی میں ہی آئے گا۔ لہذا جس حدیث کے بارے میں واضح ہو جائے کہ وہ ضعیف یا موضوع ہے، خواہ معنوں کے اعتبار سے وہ حدیث صحیح احادیث کے قریب تر ہی کیوں نہ ہو، اسے بیان نہیں کرنا چاہئے۔

ہماری اس ساری محنت اور کاوش کا مقصد صرف یہ ہے کہ عام لوگوں میں براہ راست حدیث شریف پڑھنے اور جاننے کا شوق پیدا ہو اور محض سنی سنائی یا بلا حوالہ پڑھی ہوئی باتوں پر عمل کرنے کی بجائے حدیث رسول ﷺ کو اپنے عمل کی بنیاد بنانے کی سوچ اور فکر عام ہو۔ تمام مسلمانوں کے نزدیک دین صرف اور صرف وہی ہے جس کا اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے یا جسے خود رسول اللہ ﷺ نے کر کے دکھایا ہے یا جسے کرنے کی اجازت دی ہے۔ اسی بنیادی اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم نے دینی مسائل احادیث صحیحہ کے حوالے سے خوب صورت اور عام فہم انداز میں شائع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ”کتاب الصیام“ اس سلسلہ کی پہلی کاوش تھی، جو 1405ھ میں نزول قرآن کے مبارک مہینہ میں ہی پہلی مرتبہ طبع ہوئی۔ اس کار خیر میں شروع سے لے کر آخر تک جن جن حضرات نے تعاون کیا ہے ہم ان کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں۔

ہم اپنے مالک حقیقی کے حضور بھد عجز و نیاز سر بسجود ہیں کہ اس نے ہماری کم علمی و بے بضاعتی اور تمام تر کمزوریوں کے باوجود ”کتاب الصیام“ کی اشاعت کی توفیق عطا فرمائی۔ اگر اس کا فضل و کرم اور توفیق و عنایت شامل حال نہ ہوتی تو یہ کتاب پایہ تکمیل تک نہ پہنچتی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یَنْعَمُ بِہِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

بارگاہ ایزدی میں التجا ہے کہ وہ اس کتاب کو ”حدیث پہلی کیشنز“ کے تمام معاونین اور قارئین کے لئے ذخیرہ آخرت بنائے۔ آمین!

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ

الریاض ، المملكة العربية السعودية

21 ذی الحجۃ 1407 ھ مطابق جولائی 1978ء



## فَرَضِيَّةُ الصِّيَامِ

### روزے کی فرضیت

**مسئلہ 1** روزہ اسلام کے بنیادی فرائض میں سے ایک فرض ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَالْحَجَّ وَصَوْمَ رَمَضَانَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ① کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ② نماز قائم کرنا ③ زکاۃ ادا کرنا ④ حج اور ⑤ رمضان کے روزے رکھنا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

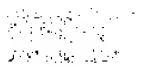
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ذُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمَلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ ، قَالَ ((تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ تَقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَ تُؤَدِي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَ تَصُومُ رَمَضَانَ)) قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أُرِيدُ عَلَى هَذَا فَلَمَّا وَتَّى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا

① اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 9

② مختصر صحيح بخاری للزهبي ، رقم الحديث 704

”مجھے ایسا عمل بتائیے جس کے کرنے سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر، فرض نماز قائم کر، فرض زکاۃ ادا کر اور رمضان المبارک کے روزے رکھ۔“ اس نے کہا ”اللہ کی قسم! میں اس سے زیادہ کچھ نہ کروں گا۔“ جب وہ آدمی واپس ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا ”جسے جنتی آدمی دیکھنا ہو، وہ اسے دیکھ لے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



## فَضْلُ الصَّوْمِ

### روزے کی فضیلت

**مسئلہ 2** رمضان المبارک کے شروع ہوتے ہی جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فَتُحْتَفَلُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب رمضان آتا ہے، تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین قید کر دیئے جاتے ہیں۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 3** رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر ملتا ہے۔

عَنْ عَطَاءٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُنَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ سَمَاهَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَتَسَبَّحَتْ اسْمَهَا ((مَا مَنَعَكَ أَنْ تَحْجِي مَعَنَا؟)) قَالَتْ : لَمْ يَكُنْ لَنَا إِلَّا نَاضِحَانِ فَحَجَّ أَبُو وَلَدِهَا وَابْنُهَا عَلَى نَاضِحٍ وَتَرَكَ لَنَا نَاضِحًا نَضِضُ عَلَيْهِ ، قَالَ ((فَإِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عطاء رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ

① اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 652

② كتاب الحج ، باب فضل العمرة في رمضان

نے انصار کی ایک عورت (ام سنان) سے فرمایا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس عورت کا نام بھی لیا مگر میں بھول گیا ہوں ”تم ہمارے ساتھ حج پر کیوں نہیں چلتیں؟“ عورت نے عرض کیا ”ہمارے پاس صرف دو اونٹ تھے ایک پر میرا شوہر اور بیٹا دونوں حج کے لئے گئے ہیں اب ایک اونٹ گھر میں ہے جس پر ہم پانی وغیرہ لاتے ہیں۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اچھا جب رمضان آئے، تو عمرہ کر لینا اس کا ثواب بھی حج کے برابر ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

#### مسئلہ 4 روزہ قیامت کے دن روزہ دار کی سفارش کرے گا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( الصَّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ الصَّيَامُ أَيْ رَبِّ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهْوَةَ فَشَفِّعْنِي فِيهِ ، وَيَقُولُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِي فِيهِ ، قَالَ : فَيُشَفَّعَانِ )) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبْرَانِيُّ ① (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”روزہ اور قرآن قیامت کے دن بندے کے لئے سفارش کریں گے، روزہ کہے گا ”اے میرے رب! میں نے اس بندے کو کھانے پینے اور اپنی خواہشات (پوری کرنے) سے روک رکھا، لہذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔“ قرآن کہے گا ”اے میرے رب! میں نے اس بندے کو رات (قیام کے لئے) سونے سے روک رکھا، لہذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔“ چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔“ اسے احمد اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

#### مسئلہ 5 روزے کا اجر بے حساب ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ ، إِلَّا الصَّيَامَ ، فَإِنَّهُ لِيْ وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالصَّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ ، فَلَا يَرَفُثُ يَوْمَئِذٍ وَلَا يَسْخَبُ ، فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ : إِنِّيْ أُمِرْتُ بِالصَّائِمِ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُخْلَقَ لِمِ الصَّائِمِ ، أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ ))

وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا ، إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهِ ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ )) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے سوائے روزے کے۔ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا اور روزہ (آگ سے) ڈھال ہے، لہذا جس روز تم میں سے کسی کا روزہ ہو اس روز وہ فحش گوئی نہ کرے اور بیہودہ کلامی نہ کرے اور اگر کوئی دوسرا اس سے گالی گلوچ کرے یا لڑائی کرے تو روزہ دار کو (صرف اتنا کہنا چاہئے) میں روزہ دار ہوں۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی خوشبو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ ہوگی۔ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں، جن سے وہ فرحت حاصل کرے گا اولاً جب وہ روز افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے، ثانیاً جب وہ اپنے رب سے ملے گا اور روزے کے بدلے میں اپنے رب سے انعام پائے گا، تو خوش ہوگا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 6** روزہ داروں کے لئے جنت میں ایک خصوصی دروازہ بنایا گیا ہے، جس کا نام ”ریان“ ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرِّيَّانُ ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ )) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ②

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جنت کا ایک دروازہ ہے جس کا نام ”ریان“ ہے جس سے قیامت کے دن روزہ دار گزریں گے۔ ان کے علاوہ اس دروازے سے کوئی دوسرا نہیں گزرے گا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 7** رمضان کا پورا مہینہ ہر رات اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے نجات دلاتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا كَانَتْ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ ،



صَفَدَتِ الشَّيَاطِينَ وَ مَرَدَةُ الْجِنِّ وَ غُلِقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَ نَادَى مُنَادٌ : يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَ يَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَ لِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ )) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”رمضان کی پہلی رات ہی شیاطین اور سرکش جن باندھ دیئے جاتے ہیں جہنم کے سارے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی ایک دروازہ بھی کھلا نہیں رہنے دیا جاتا اور جنت کے سارے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک دروازہ بھی بند نہیں رہنے دیا جاتا اور ایک منادی کرنے والا (فرشتہ) اعلان کرتا ہے ”اے بھلائی کے چاہنے والے! آگے بڑھ (اور دیر نہ کر) اے شر کے چاہنے والے! رک جا۔“ اور (رمضان کی) ہر رات اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 8** روزہ افطار کے وقت بھی اللہ تعالیٰ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ لِلَّهِ عِنْدَ كُلِّ فِطْرِ عُتَقَاءَ وَ ذَلِكَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ )) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❷

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ ہر روز افطار کے وقت لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 9** رمضان میں صیام اور قیام کرنے والا قیامت کے دن صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

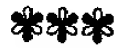
عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَرَأَيْتَ إِنْ شَهِدْتُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ، وَ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ، وَ صَلَّيْتُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَ أَدَّيْتُ الزَّكَاةَ ، وَ صُمْتُ رَمَضَانَ ، وَ قُمْتُ فَمِمَّنْ أَنَا ؟ قَالَ ((مِنَ الصَّادِقِينَ وَ الشَّهَدَاءِ)) رَوَاهُ الْبُزَارِيُّ وَ ابْنُ خُزَيْمَةَ ❸ (صحیح)

❶ صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1331

❷ صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1332

❸ صحیح الترغیب والترہیب ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 993

حضرت عمر بن مرۃ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں، آپ اللہ کے رسول ہیں، پانچوں نمازیں پڑھوں، زکاۃ ادا کروں اور رمضان میں صیام اور قیام کروں، تو میرا شمار کن لوگوں میں سے ہوگا؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”صدیقین اور شہداء میں سے۔“ اسے بزار اور ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔



## أَهْمِيَّةُ الصَّوْمِ

### روزے کی اہمیت

**مسئلہ 10** رمضان کی برکتوں سے محروم رہنے والا بے نصیب ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا مَحْرُومٌ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یہ مہینہ جو تم پر آیا ہے اس میں ایک رات ایسی ہے جو (قدر و منزلت کے اعتبار سے) ہزار مہینوں سے بہتر ہے، جو شخص اس (کی سعادت حاصل کرنے سے) محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔“ نیز فرمایا ”لیلۃ القدر کی سعادت سے صرف بے نصیب ہی محروم کیا جاتا ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 11** رمضان پانے کے باوجود مغفرت حاصل نہ کر سکنے والے کے لئے ہلاکت ہے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَحْضَرُوا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقَى دَرَجَةٌ قَالَ ((آمِينَ)) فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةُ الثَّانِيَةَ قَالَ ((آمِينَ)) فَلَمَّا ارْتَقَى الدَّرَجَةُ الثَّالِثَةَ ، قَالَ ((آمِينَ)) فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ! لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ ، قَالَ ((إِنَّ جِبْرِيلَ عَرَضَ لِي فَقَالَ بَعْدَ مَنْ أَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ قُلْتُ آمِينَ ، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّانِيَةَ قَالَ بَعْدَ مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ آمِينَ ، فَلَمَّا رَقِيتُ الثَّالِثَةَ قَالَ بَعْدَ مَنْ أَدْرَكَ أَبَوَيْهِ الْكِبَرِ عِنْدَهُ أَوْ أَحَدَهُمَا فَلَمْ يَدْخُلَاهُ الْجَنَّةَ

## قُلْتُ آمِينَ (( رَوَاهُ الْحَاكِمُ ❶

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا ”منبر لاؤ۔“ ہم منبر لے آئے جب نبی کریم ﷺ پہلی سیڑھی چڑھے تو فرمایا ”آمین۔“ پھر جب دوسری سیڑھی چڑھے تو فرمایا ”آمین۔“ اسی طرح آپ ﷺ جب تیسری سیڑھی چڑھے تو فرمایا ”آمین۔“ جب رسول اللہ ﷺ منبر سے نیچے تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! آج ہم نے آپ سے ایسی بات سنی، جو اس سے پہلے کبھی نہیں سنی۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”جناب جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا ”اس آدمی کے لئے ہلاکت ہے جس آدمی نے رمضان کا مہینہ پایا اور اپنے گناہوں کی بخشش اور معافی حاصل نہ کر سکا۔“ اس کے جواب میں، میں نے آمین کہی۔ پھر جب میں دوسری سیڑھی پر چڑھا تو جناب جبریل علیہ السلام نے کہا ”ہلاکت ہے اس آدمی کے لئے جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر کیا جائے اور وہ آپ ﷺ پر درود نہ بھیجے۔“ میں نے اس کے جواب میں آمین کہی۔ پھر جب تیسری سیڑھی چڑھا تو جناب جبریل علیہ السلام نے کہا ”جس شخص نے اپنے ماں باپ یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی اس کے لئے بھی ہلاکت ہو۔“ میں نے اس کے جواب میں کہا آمین۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

## مسئلہ 12 روزہ خوروں کا عبرتناک انجام۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ ۞ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ۞ يَقُولُ ((بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَتَانِي رَجُلَانِ فَأَخَذَا بِصُغُرِي فَأَتَيَا بِي جَبَلًا وَعُرَا فَقَالَا : اصْعَدْ فَقُلْتُ : (( إِنِّي لَا أَطِيقُهُ )) فَقَالَا : إِنَّا سَنُسَهِّلُهُ لَكَ فَصَعِدْتُ حَتَّى إِذَا كُنْتُ فِي سَوَاءِ الْجَبَلِ إِذَا بِأَصْوَاتٍ شَدِيدَةٍ ، قُلْتُ (( مَا هَذِهِ الْأَصْوَاتُ ؟ )) قَالُوا هَذَا عَوَاءُ أَهْلِ النَّارِ ، ثُمَّ انْطَلَقَ بِي فَإِذَا أَنَا بِقَوْمٍ مُعَلِّقِينَ بِعَرَاقِبِهِمْ مُشَقَّقَةً أَشَدَّ أَقْهَمُ تَسِيلُ أَشَدَّ أَقْهَمُ دَمَا قَالَ : قُلْتُ (( مَنْ هَؤُلَاءِ ؟ )) قَالَ : الَّذِينَ يَفْطَرُونَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ ..... )) الْحَدِيثُ رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حَبَّانَ ❷ (صحيح)

❶ صحيح الترغيب والترهيب ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث 985

❷ صحيح الترغيب والترهيب ، للالباني ، الجزء الاول ، رقم الحديث 995

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”میں سویا ہوا تھا اور میرے پاس دو آدمی آئے، انہوں نے مجھے بازوؤں سے پکڑا اور مجھے ایک مشکل چڑھائی والے پہاڑ پر لائے اور دونوں نے کہا ”اس پر چڑھیں۔“ میں نے کہا ”میں نہیں چڑھ سکتا۔“ انہوں نے کہا ”ہم آپ کے لئے سہولت پیدا کر دیں گے۔“ پس میں چڑھ گیا حتیٰ کہ میں پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گیا، جہاں میں نے شدید چیخ و پکار کی آوازیں سنیں۔ میں نے پوچھا ”یہ آوازیں کیسی ہیں؟“ انہوں نے بتایا ”یہ جہنمیوں کی چیخ و پکار ہے۔“ پھر وہ میرے ساتھ آگے بڑھے جہاں میں نے کچھ لوگ الٹے لٹکے ہوئے دیکھے، جن کے منہ کو چیرا دیا گیا ہے جس سے خون بہہ رہا ہے میں نے پوچھا ”یہ کون لوگ ہیں؟“ انہوں نے جواب دیا ”یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ وقت سے پہلے افطار کر لیا کرتے تھے۔“ اسے ابن خزیمہ اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔



## الصَّوْمُ فِي ضَوْءِ الْقُرْآنِ

### روزے قرآن مجید کی روشنی میں

**مَسْئَلہ 13** روزہ، اسلام کے پانچ فرائض میں سے ایک فرض ہے۔

**مَسْئَلہ 14** روزے پہلی امتوں پر بھی فرض تھے۔

**مَسْئَلہ 15** روزے کا مقصد گناہوں سے بچنے اور نیکی پر چلنے کی تربیت دینا ہے۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ

تَتَّقُونَ ﴿ (183:2)

”اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے انبیاء کے پیروؤں پر فرض کئے گئے تھے، اس سے توقع ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہوگی۔“ (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 183)

**مَسْئَلہ 16** رمضان کا مہینہ پانے والے ہر مسلمان پر پورے مہینے کے روزے رکھنے فرض ہیں۔

**مَسْئَلہ 17** مسافر اور مریض کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے، لیکن رمضان کے بعد ان دنوں کی قضا ادا کرنی ضروری ہے۔

**مَسْئَلہ 18** مریض یا مسافر پر روزہ چھوڑنے کا کوئی کفارہ نہیں۔

**مَسْئَلہ 19** رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی عبادت اور حمد و ثناء کرنے کا مہینہ ہے۔

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ

اللَّهُ بِكُمْ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمْ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٢﴾ (185:2)

”رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا ہے جو انسانوں کے لئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں، لہذا اب سے جو شخص اس مہینے کو پائے اس کو لازم ہے کہ اس پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر، تو وہ دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے۔ اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے، سختی کرنا نہیں چاہتا، اس لئے یہ طریقہ تمہیں بتایا جا رہا ہے تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کر سکو اور جس ہدایت سے اللہ نے تمہیں سرفراز کیا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا اظہار و اعتراف کرو اور شکر گزار بنو۔“ (سورہ بقرہ، آیت نمبر 185)

**مَسْئَلہ 20** رمضان المبارک میں رات کے وقت بیوی سے ہمبستری کرنا جائز ہے۔  
**مَسْئَلہ 21** افطار سے لے کر صبح صادق کے طلوع ہونے تک کا وقت روزے کی پابندی سے مستثنیٰ ہے۔

**مَسْئَلہ 22** دوران اعتکاف میں رات کے وقت بیوی سے ہمبستری کرنا منع ہے۔  
﴿أَجَلٌ لَّكُمْ لَيْلَةُ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالْتَمَنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُمُوا الصِّيَامَ إِلَى الْبَلِّ وَلَا تَبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسْجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لِنَاسٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ﴿٢﴾ (187:2)

”تمہارے لئے روزوں کے زمانے میں راتوں کو بیویوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا ہے وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم ان کے لئے لباس ہو۔ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہو گیا کہ تم لوگ چپکے چپکے اپنے آپ سے خیانت کر رہے تھے، مگر اس نے تمہارا قصور معاف کر دیا اور تم سے درگزر فرمایا اب تم اپنی بیویوں کے

ساتھ شب باشی کرو اور جو لطف اللہ نے تمہارے لئے جائز کر دیا ہے، اسے حاصل کرو نیز راتوں کو کھاؤ پیو یہاں تک کہ تم کو سیاہ شب کی دھاری سے سپیدہ صبح کی دھاری نمایاں نظر آ جائے تب یہ سب کام چھوڑ کر رات تک اپنا روزہ پورا کرو اور جب تم مسجدوں میں معتکف ہو تو بیویوں سے مباشرت نہ کرو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں، ان کے قریب نہ پھٹکنا اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے احکام لوگوں کے لئے بصراحت بیان کرتا ہے، توقع ہے کہ وہ غلط رویے سے بچیں گے۔“ (سورۃ البقرہ، آیت نمبر 187)





## رُؤْيَةُ الْهَيْلَالِ چاند دیکھنے کے مسائل

**مَسْئَلَةٌ 23** رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر روزے شرع کرنے چاہئیں۔

**مَسْئَلَةٌ 24** شعبان کے آخر میں اگر مطلع ابرا لود ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرنے چاہئیں اگر رمضان کے آخر میں مطلع ابرا لود ہو تو رمضان کے تیس دن پورے کرنے چاہئیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْا الْهَيْلَالَ وَلَا تَفْطَرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غَمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْدِرُوا لَهُ )) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”چاند دیکھے بغیر رمضان کے روزے شروع نہ کرو اور چاند دیکھے بغیر رمضان ختم نہ کرو، اگر مطلع ابرا لود ہو تو مہینے کے تیس دن پورے کر لو۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مَسْئَلَةٌ 25** ایک مسلمان کی گواہی پر روزے شروع کئے جاسکتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : تَرَأَى النَّاسُ الْهَيْلَالَ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنِّي رَأَيْتُهُ فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ② (صحيح)  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگوں نے چاند دیکھا اور میں نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا کہ ”میں نے بھی چاند دیکھا ہے۔“ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

① اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 653

② صحيح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثاني ، رقم الحديث 2052

**مسئلہ 26** رمضان کی پہلی تاریخ کے چاند کے بظاہر چھوٹا یا بڑا ہونے سے شک میں نہیں پڑنا چاہئے۔

عَنْ أَبِي الْبَخَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بَيْطْنَ نَحَلَّةَ قَالَ تَرَاءَيْنَا الْهِلَالَ ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ ، وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ ، قَالَ : فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَقُلْنَا : إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : هُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ ، وَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ : هُوَ ابْنُ لَيْلَتَيْنِ ، فَقَالَ : أَيُّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ ؟ قَالَ فَقُلْنَا : لَيْلَةٌ كَذَا وَكَذَا ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ مَدَّهُ لِلرُّؤْيَةِ فَهُوَ لَيْلَةٌ رَأَيْتُمُوهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت ابو البختری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ”ہم عمرہ کے لئے (مدینہ سے) روانہ ہوئے جب نخلہ کے مقام پر پہنچے، تو سب نے (نیا) چاند دیکھا، کچھ لوگوں نے کہا ”یہ تو تیسری رات کا چاند لگتا ہے۔“ (بڑا ہونے کی وجہ سے) کچھ لوگوں نے کہا ”دوسری رات کا لگتا ہے۔“ ہماری ملاقات حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہوئی تو ہم نے ان سے کہا ”ہم نے چاند دیکھا ہے کچھ لوگوں نے اسے تیسری رات کا کہا ہے کچھ نے دوسری رات کا۔“ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا ”تم نے کون سی رات کا چاند دیکھا تھا؟“ ہم نے بتایا ”فلاں فلاں رات دیکھا تھا۔“ تو کہنے لگے ”رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے اللہ تعالیٰ اس کو تمہارے دیکھنے کے لئے بڑا کر دیتا ہے لہذا وہ اسی رات کا چاند تھا، جس رات تم نے اسے دیکھا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 27** نیا چاند دیکھنے پر یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْهِلَالَ قَالَ ((اللَّهُمَّ أَهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ② (حسن)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ”یا

① مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحديث 577

② صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 2745

الہی! ہم پر یہ چاند امن، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**مَسْئَلَةُ 28** چاند دیکھ کر روزہ شروع کرنے اور چاند دیکھ کر ختم کرنے کے لئے اس وقت حاضر علاقے یا ملک کا لحاظ رکھنا چاہئے۔

**مَسْئَلَةُ 29** دورانِ رمضان ایک ملک سے دوسرے ملک سفر کرنے پر اگر مسافروں کے روزوں کی تعداد حاضر علاقہ میں ماہ رمضان کے روزوں کی تعداد سے زائد بنتی ہو تو زائد دنوں کے روزے ترک کر دینے چاہئیں یا نفل روزے کی نیت سے رکھنے چاہئیں اگر تعداد کم بنتی ہو تو عید کے بعد مطلوبہ تعداد پوری کرنی چاہئے۔

عَنْ كُرَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ: فَقَدِمْتُ الشَّامَ، فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهَلْتُ عَلَى رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ: مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ؟ فَقُلْتُ: رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: أَنْتَ رَأَيْتَهُ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ! وَرَأَاهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ: لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالَ نَصُومُ حَتَّى نَكْمِلَ ثَلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَوْ لَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَا مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ؟ فَقَالَ: لَا هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ①

حضرت کریم رضی اللہ عنہ (ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام) سے مروی ہے کہ حضرت ام فضل رضی اللہ عنہا (حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی) نے انہیں (کریم رضی اللہ عنہ کو) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس (کسی کام سے) شام بھیجا۔ کریم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے شام آ کر ان کا کام کیا۔ میں ابھی شام ہی میں تھا کہ

رمضان کا چاند نظر آ گیا۔ میں نے بھی جمعہ کی رات چاند دیکھا۔ پھر میں رمضان کے آخر میں مدینہ (واپس) آ گیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے چاند کے بارے مجھ سے دریافت کیا ”تم نے (وہاں) چاند کب دیکھا تھا؟“ میں نے جواب دیا ”ہم نے تو جمعہ کی رات دیکھا تھا۔“ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پھر پوچھا ”کیا تم نے بھی دیکھا تھا؟“ میں نے جواب دیا ”ہاں! بہت سے دوسرے آدمیوں نے بھی دیکھا تھا اور سب لوگوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ (دوسرے دن یعنی ہفتہ کا) روزہ رکھا۔“ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ”ہم نے تو چاند ہفتہ کے دن (یعنی ایک دن کے فرق سے) دیکھا ہے۔ ہم اسی حساب سے روزے رکھتے رہیں گے یہاں تک کہ تیس دن پورے کر لیں یا چاند دیکھ لیں۔“ میں نے عرض کیا ”کیا آپ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی رویت اور ان کے روزے کو کافی نہیں سمجھتے؟“ فرمایا ”نہیں! ہمیں رسول اکرم ﷺ نے اسی طرح حکم فرمایا ہے۔“ اسے احمد، مسلم، ابوداؤد اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 30** ابر کی وجہ سے شوال کا چاند دکھائی نہ دے اور روزہ رکھ لینے کے بعد معلوم ہو جائے کہ چاند نظر آ چکا ہے تو روزہ کھول دینا چاہئے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 183 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔



## النِّيَّةُ

### نیت کے مسائل

**مسئلہ 31** اعمال کے اجر و ثواب کا دار و مدار نیت پر ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ )) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق بدلہ ملے گا جس نے دنیا حاصل کرنے کے لئے ہجرت کی اسے صرف دنیا ہی ملے گی (اور ہجرت کا ثواب نہیں ملے گا) اور جس نے کسی عورت سے نکاح کے لئے ہجرت کی اسے بس عورت ہی ملے گی (اور ہجرت کا ثواب نہیں ملے گا۔)“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 32** دکھاوے کا روزہ شرک ہے۔

عَنْ شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( مَنْ صَلَّى يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِي فَقَدْ أَشْرَكَ )) رَوَاهُ أَحْمَدُ ② (صحیح)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”جس نے دکھاوے کی نماز پڑھی اس نے شرک کیا، جس نے دکھاوے کا روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لئے صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

① مختصر صحیح بخاری، للزیلعی، رقم الحديث 1

② الترغیب والترہیب، لمحبی الدین دیب، الجزء الاول، رقم الحديث 43

**مسئلہ 33** روزے کی نیت دل کے ارادے سے ہے۔ مروجہ الفاظ ”وَبِصَوْمِ غَدٍ

نَوَيْتُ“ سنت سے ثابت نہیں۔

**مسئلہ 34** فرض روزے کی نیت فجر سے پہلے کرنا ضروری ہے۔

عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ : قَالَ ((مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ① (صحیح)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس نے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں۔“ اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 35** نفلی روزہ کی نیت دن میں زوال سے پہلے کسی بھی وقت کی جاسکتی ہے۔

**مسئلہ 36** نفلی روزہ کسی وقت کسی بھی وجہ سے توڑا جاسکتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ ((هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ؟)) فَقُلْنَا : لَا ، قَالَ ((فَإِنِّي إِذْنُ صَائِمٌ)) ثُمَّ أَتَانَا يَوْمًا آخَرَ فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتُهْدِي لَنَا حَيْثُ فَقَالَ ((أَرَيْنِيهِ فَلَقَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا)) فَأَكَلَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن نبی اکرم ﷺ میرے گھر تشریف لائے اور پوچھا ”کیا تمہارے پاس کچھ (کھانے کو) ہے؟“ ہم نے کہا ”نہیں!“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اچھا تو پھر میرا روزہ ہے۔“ کسی اور دن پھر نبی اکرم ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے ”میں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! حیس (حلوہ) تحفہ آیا ہے۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تولاؤ، میں صبح سے روزے سے تھا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔



## السَّحُورُ وَالْإِفْطَارُ سحری اور افطاری کے مسائل

**مَسْئَلہ 37** سحری کھانے میں برکت ہے۔

**مَسْئَلہ 38** نیند سے اٹھ جانے کے بعد جان بوجھ کر سحری ترک نہیں کرنی چاہئے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَهً )) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مَسْئَلہ 39** رمضان المبارک میں فجر کی اذان سے پہلے سحری کے لئے اذان دینا سنت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ بِلَالَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ يُؤَذِّنُ بَلِيلٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُؤَذِّنَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ لَا يُؤَذِّنُ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ )) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رات کو (سحری سے قبل) اذان دے دیا کرتے تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس وقت تک کھاؤ پیو جب تک ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اذان نہ دے دیں اس لئے کہ ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ اس وقت تک اذان نہیں دیتے جب تک فجر نہ ہو جائے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مَسْئَلہ 40** افطار میں جلدی کرنا اور سحری میں دیر سے کھانا انبیاء کرام علیہم السلام کا

① اللؤلؤ والمرجان، الجزء الاول، رقم الحديث 665

② اللؤلؤ والمرجان، الجزء الاول، رقم الحديث 663

طریقہ ہے۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ثَلَاثٌ مِنْ أَخْلَاقِ النَّبِيِّ تَعْجِلُ الْإِفْطَارَ وَتَأْخِرُ السُّحُورَ وَضَعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ)) رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ①  
(صحیح)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”تین باتیں اخلاق نبوت سے ہیں ① روزہ جلدی افطار کرنا ② سحری دیر سے کھانا ③ نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کے اوپر باندھنا۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 41** سحری کھاتے اذان ہو جائے تو کھانا فوراً ترک کرنے کی بجائے جلدی جلدی کھا لینا چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمْ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ فَلَا يَضَعُهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ②  
(حسن)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی آدمی اذان سنے اور پینے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اسے فوراً نہ رکھ دے بلکہ اپنی ضرورت پوری کر لے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 42** روزہ افطار کرنے کے لئے غروب آفتاب شرط ہے۔

عَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ ههنا وَآذَبَ النَّهَارُ مِنْ ههنا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ③  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب رات آجائے، دن چلا جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ دار روزہ کھول لے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

① صحیح الجامع الصغیر ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحدیث 3034

② صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی رقم الحدیث 2060

③ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 668



وضاحت : دوران سفر جہاز پر سوار ہوتے وقت اگر روزہ افطار کرنے میں پندرہ منٹ باقی ہوں لیکن پرواز کی مطلوبہ بلندی پر پہنچ کر سورج ایک گھنٹہ بعد غروب ہوا تو روزہ بھی ایک گھنٹہ بعد (یعنی غروب آفتاب کے بعد) ہی افطار کیا جائے گا۔ اسی طرح سحری کے وقت کا تعین بھی حاضر جگہ اور مقام کے لحاظ سے کیا جائے گا۔ واللہ اعلم بالصواب!

**مسئلہ 43** تازہ کھجور، خشک کھجور (چھوہارہ) پانی سے روزہ افطار کرنا مسنون ہے۔

**مسئلہ 44** نمک سے روزہ افطار کرنا سنت سے ثابت نہیں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُفْطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَعَلَى تَمْرَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ ①

(حسن)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نماز (مغرب) سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار فرماتے اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں (چھوہاروں) سے افطار فرماتے اگر خشک کھجوریں نہ ہوتیں تو چند گھونٹ پانی سے ہی افطار فرما لیتے۔ اسے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 45** روزہ افطار کرتے وقت درج ذیل دعا مانگنا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ ((ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَبَتَّ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ②

(حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے ((ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَبَتَّ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) ”پیاں ختم ہوئی، رگیں تر ہو گئیں اور روزے کا ثواب ان شاء اللہ پکا ہو گیا۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 46** روزہ افطار کروانے والے کا اجر روزہ افطار کرنے والے کے برابر ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ فَطَرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ③

(صحیح)

① صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الثانی، رقم الحدیث 2065

② صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الثانی رقم الحدیث 2066

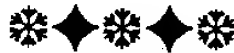
③ صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 648

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”جس نے روزہ دار کو روزہ افطار کرایا اسے بھی اتنا ہی اجر ملے گا جتنا اجر روزہ دار کے لئے ہوگا اور روزہ دار کے اجر سے کوئی چیز کم نہ ہوگی۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 47** روزہ افطار کروانے والے کو درج ذیل دعا دینی چاہئے۔

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ عِنْدَ قَوْمٍ قَالَ ((أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامُكُمْ الْأَبْرَارُ وَتَنْزَلَتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ)) رَوَاهُ أَحْمَدُ (صحیح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے ہاں روزہ افطار فرماتے تو یہ دعا دیتے ((أَفْطَرَ عِنْدَكُمْ الصَّائِمُونَ وَأَكَلَ طَعَامُكُمْ الْأَبْرَارُ وَتَنْزَلَتْ عَلَيْكُمْ الْمَلَائِكَةُ)) ”روزہ دار تمہارے ہاں روزہ افطار کرتے رہیں، نیک لوگ تمہارا کھانا کھاتے رہیں اور فرشتے تمہارے ہاں (رحمت لے کر) نازل ہوتے رہیں۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے



## صَلَاةُ التَّرَاوِيحِ نماز تراویح کے مسائل

**مسئلہ 48** نماز تراویح گزشتہ صغیرہ گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 49** قیام رمضان یا نماز تراویح باقی مہینوں میں تہجد یا قیام اللیل کا دوسرا نام ہے۔

**مسئلہ 50** نماز تراویح (یا تہجد) کی مسنون رکعتیں آٹھ ہیں، لیکن غیر مسنون رکعتوں کی کوئی حد نہیں، جو جتنی چاہے پڑھے۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلَاةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ: مَا كَانَ يَزِيدُ لِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةِ رَكْعَةٍ. يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوْلِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ②

حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا ”رسول اللہ ﷺ کی رمضان کی رات کی نماز کیسی ہوتی تھی؟“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا ”رسول اللہ ﷺ رمضان

① مختصر صحیح بخاری، للزیلعی، رقم الحدیث 35

② اللؤلؤ والمرجان، الجزء الاول، رقم الحدیث 426

میں رات کی نماز (یعنی تراویح) یا غیر رمضان کی رات کی نماز (یعنی تہجد) گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ چار رکعتیں پڑھتے اور ان کے طول و حسن کا کیا کہنا، پھر چار رکعتیں پڑھتے جن کے طول و حسن کا کیا کہنا، پھر تین رکعت و تراویح فرماتے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مَسْئَلَةُ 51** نماز تراویح کا وقت عشاء کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک ہے۔

**مَسْئَلَةُ 52** نماز تراویح دو دو رکعت پڑھنا افضل ہے۔

**مَسْئَلَةُ 53** وتر کی ایک رکعت الگ پڑھنی بھی مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِيْمَا بَيْنَ أَنْ يَقْرَعَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ (( مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ))

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نماز عشاء اور نماز فجر کے درمیان گیارہ رکعتیں نماز ادا فرماتے ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور پھر ساری نماز کو ایک رکعت سے وتر بناتے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مَسْئَلَةُ 54** رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صرف تین دن نماز تراویح باجماعت پڑھائی۔

**مَسْئَلَةُ 55** خواتین نماز تراویح مسجد میں جا کر ادا کر سکتی ہیں۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ، ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ ، فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَلَوْ نَفَلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هَذِهِ ؟ فَقَالَ (( إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ )) ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ فَصَلَّى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَدَعَا أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ فَقَامَ بِنَا حَتَّى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ ، قُلْتُ لَهُ : وَمَا الْفَلَاحُ ؟ قَالَ

## السُّحُورُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روزے رکھے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں تراویح کی نماز نہیں پڑھائی یہاں تک کہ رمضان کے سات دن باقی رہ گئے تیسویں رات کی ایک تہائی گزر جانے پر نبی اکرم ﷺ نے ہمیں نماز تراویح پڑھائی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے چوبیسویں شب کو نماز تراویح نہیں پڑھائی، پچیسویں شب آدمی رات گزر جانے پر نماز تراویح پڑھائی۔ ہم نے کہا ”یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہی اچھا ہو، اگر آپ رمضان کی باقی راتوں میں بھی ہمیں نفل نماز پڑھائیں۔“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس نے امام کے فارغ ہونے تک امام کے ساتھ قیام کیا (یعنی نماز تراویح باجماعت ادا کی) اس کے لئے ساری رات کے قیام کا ثواب لکھا جائے گا۔“ پھر رسول اکرم ﷺ نے ہمیں نماز تراویح نہیں پڑھائی حتیٰ کہ تین روز باقی رہ گئے، چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں تیسری مرتبہ ستائیسویں شب تراویح پڑھائی۔ جس میں اپنے اہل و عیال کو بھی شامل کیا یہاں تک کہ ہمیں فلاح کے ختم ہونے کا ڈر ہوا۔ میں نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا ”فلاح کیا ہے؟“ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ”سحری!“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 56** ایک، تین یا پانچ وتر پڑھنا بھی مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْوُتْرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُؤْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحیح)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”وتر پڑھنا ہر مسلمان کے ذمہ ہے، جو پسند کرے وہ پانچ پڑھے، جو پسند کرے وہ تین پڑھے اور جو پسند کرے وہ ایک پڑھے۔“ اسے ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 57** ایک تشہد اور ایک سلام سے تین وتر پڑھنا مسنون ہے۔

❶ صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 646

❷ صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 1260

**مسئلہ 58** پہلی رکعت میں سورۃ ”اعلیٰ“، دوسری میں ”کافرون“ اور تیسری میں سورۃ ”اخلاص“ پڑھنی مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْوُتْرِ ﴿سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَفِي الثَّالِثَةِ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ وَلَا يُسَلِّمُ إِلَّا فِي آخِرِهِمْ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ①

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ وتر کی تین رکعتوں میں سے پہلی میں ”سورۃ الاعلیٰ“ دوسری میں ”سورۃ کافرون“ اور تیسری رکعت میں ”سورۃ اخلاص“ پڑھا کرتے اور سلام آخری (یعنی تیسری) رکعت ہی میں پھیرتے تھے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 59** نماز مغرب کی طرح دو تشہد اور ایک سلام سے تین وتر ادا کرنا درست نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (( لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثٍ أَوْ تِرُوا بِخَمْسٍ أَوْ بِسَبْعٍ وَلَا تَشَبَّهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ )) رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِيُّ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ تین وتر (نماز مغرب کی طرح) نہ پڑھو بلکہ پانچ یا سات پڑھو اور (تین وتر، نماز مغرب کی طرح دو تشہد اور ایک سلام سے پڑھ کر وُتروں کی) نماز مغرب سے مشابہت نہ کرو۔ اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے

**مسئلہ 60** وُتروں میں دعائے قنوت رکوع سے قبل اور بعد دونوں طرح پڑھنی جائز ہے۔

سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ : قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ وَفِي رِوَايَةٍ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ③

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دعائے قنوت کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا

① صحیح سنن النسائی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 1606

② التعليق المغنی، الجزء الثانی، رقم الصفحة 25

③ صحیح سنن ابن ماجه، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 971

”رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھی ہے۔“ ایک روایت میں یوں ہے کہ ”رکوع سے پہلے اور بعد دونوں طرح پڑھی ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 61** دعائے قنوت، جو نبی اکرم ﷺ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو وتر میں پڑھنے کے لئے سکھائی، درج ذیل ہے:

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي الْقُنُوتِ الْوَتْرِ ((اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّيْنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يَفْضِي عَلَيْكَ، إِنَّهُ لَا يَدِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، وَلَا يَعْزُ مَنْ عَادَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُودَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ ①

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے وتروں میں پڑھنے کے لئے یہ دعائے قنوت سکھائی ”الہی! مجھے ہدایت دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں شامل فرما، مجھے عافیت دے اور ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے عافیت عطا فرمائی، مجھے اپنا دوست بنا کر ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے اپنا دوست بنایا ہے، جو نعمتیں تو نے مجھے دی ہیں ان میں برکت عطا فرما، اس برائی سے مجھے محفوظ رکھ جس کا تو نے فیصلہ کیا ہے۔ بلاشبہ فیصلہ کرنے والا تو ہی ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جاتا۔ جسے تو دوست رکھے وہ کبھی رسوا نہیں ہوتا اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ کبھی عزت حاصل نہیں کر سکتا، اے ہمارے پروردگار! تیری ذات بڑی بابرکت اور بلند و بالا ہے۔“ اسے ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور دارمی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 62** دوسری مسنون دعائے قنوت یہ ہے:

عَنْ غَمَرَ ۞ أَنَّهُ قَسَتْ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَغِيثُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِي عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَفْجُرُكَ اللَّهُمَّ إِنَّا كَ نَعْبُدُ وَ لَكَ نُصَلِّي وَ نَسْجُدُ وَ إِلَيْكَ نَسْأَلُ وَ نَحْفَدُ، نَرْجُو رَحْمَتَكَ وَ نَخْشَى عَذَابَكَ،

إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَفَّارِ مُلْحَقٌ . رَوَاهُ الطَّحَاوِيُّ ① (صحیح)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے ”یا اللہ! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں، تجھ سے بخشش کے طلبگار ہیں اور تیری ہر طرح کی بہترین تعریف کرتے ہیں، تیرا شکر ادا کرتے ہیں ناشکری نہیں کرتے جو شخص تیری نافرمانی کرے ہم اس سے قطع تعلق کرتے ہیں اور اسے چھوڑتے ہیں یا اللہ! ہم صرف تیری ہی راہ میں محنت اور جدوجہد کرتے ہیں ہم تیری رحمت کے امیدوار ہیں تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک کافروں کو تیرا عذاب پہنچ کر رہے گا۔“ اسے طحاوی نے روایت کیا ہے۔

**مَسْئَلَةٌ 63** تین رات سے کم وقت میں قرآن کریم ختم کرنا ناپسندیدہ عمل ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( لَمْ يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ )) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ② (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص تین رات سے کم وقت میں قرآن کریم ختم کرتا ہے وہ قرآن کو نہیں سمجھتا۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

**مَسْئَلَةٌ 64** ایک رات میں قرآن کریم ختم کرنا (شبینہ) خلاف سنت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : لَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ حَتَّى الصُّبْحِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ③ (صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ”میں نہیں جانتی کہ نبی اکرم ﷺ نے کبھی صبح تک (ایک ہی رات میں) سارا قرآن مجید ختم کیا ہو۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مَسْئَلَةٌ 65** سجدہ تلاوت میں یہ مسنون دعا پڑھنی چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ (( سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ )) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ④

① ارواء الغلیل، للالبانی، 165-163/2

② صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 1242

③ صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 1108



## وَالْتَرْمِذِيُّ وَالتَّسَائِيُّ ❶

(صحیح)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ قیام اللیل کے دوران جب سجدہ تلاوت کرتے تو فرماتے ”میرے چہرے نے اس ہستی کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی طاقت و قدرت سے اس میں کان اور آنکھیں بنائیں۔“ اسے ابوداؤد، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 66** فرض نمازوں کے علاوہ نفل نمازوں میں قرآن کریم سے دیکھ کر تلاوت کرنا جائز ہے۔

كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا يَوْمَهَا عَبْدُهَا ذَكْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا غلام ذکوان قرآن کریم سے دیکھ کر نماز پڑھایا کرتا تھا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 67** نقلی عبادت میں جب تک شوق اور رغبت رہے، کرتے رہنا چاہئے، تکلیف یا تھکاوٹ محسوس ہو، تو چھوڑ دینا چاہئے۔

**مسئلہ 68** عبادت میں اعتدال پسندیدہ ہے۔

عَنْ أَنَسٍ ❸ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَةً فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❹

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”نفل نماز اپنی طبیعت کی خوشی اور شوق کے مطابق پڑھو، جب طبیعت تھک جائے تو بیٹھ جاؤ۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❺

❶ صحیح سنن ابی داؤد، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 1255

❷ کتاب الاذان، باب امامة العبد والمولى

❸ اللؤلؤ والمرجان، الجزء الاول، رقم الحديث 448

❹ اللؤلؤ والمرجان، الجزء الاول، رقم الحديث 712

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اپنی ہمت کے مطابق عبادت کرو، اللہ (اجر دیتے دیتے) کبھی نہیں تھکتا جبکہ تم (عبادت کرتے کرتے) تھک جاتے ہو۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا عَبْدَ اللَّهِ ! لَا تَكُنْ مِثْلَ فَلَانٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۝  
 حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اے عبد اللہ! تم فلاں آدمی کی طرح نہ ہو جانا جو رات کو (عبادت کے لئے) اٹھا کرتا تھا، پھر اس نے اٹھنا چھوڑ دیا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

\*\*\*

## رُخْصَةُ الصَّوْمِ

### روزوں میں رخصت کے مسائل

**مسئلہ 69** سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑنا دونوں درست ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرِو الْأَسْلَمِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ : أَأَصُومُ فِي السَّفَرِ ؟ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ ، فَقَالَ (( إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ )) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا ”کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟“ اور وہ کثرت سے روزے رکھنے والے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اگر چاہے تو رکھ چاہے نہ رکھ۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِسِتِّ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ فَمِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ أَفْطَرَ فَلَمْ يَعْيبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ (( رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❷

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سولہویں روزے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ جہاد کے لئے نکلے ہم میں سے بعض لوگوں نے روزہ رکھا اور بعض لوگوں نے چھوڑ دیا نہ روزہ دار نے بے روز پر اعتراض کیا نہ بے روز نے روزہ دار پر اعتراض کیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 70** حیض و نفاس والی عورت کو مذکورہ حالت میں روزہ نہیں رکھنا چاہئے، حیض یا نفاس ختم ہونے کے بعد روزے کی قضا ادا کرنی ہوگی۔

**مسئلہ 71** دودھ پلانے والی حاملہ عورت کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت ہے بعد میں صرف قضا ہوگی۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (( أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَ لَمْ تَصُمْ فَذَلِكَ مِنْ نَقْصَانِ دِينِهَا )) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”کیا ایسا نہیں (یعنی ایسا ہے) کہ عورت جب حائضہ ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے اور ان کے دین میں کمی کی یہی وجہ ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْكُفَيْيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصُّومَ وَ شَطْرَ الصَّلَاةِ وَ عَنِ الْحُبْلَى وَ الْمُرْضِعِ الصُّومَ )) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ النَّسَائِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ ❷

حضرت انس بن مالک الکعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے مسافر کو روزہ موخر کرنے اور نصف نماز کی رخصت دی ہے جبکہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ موخر کرنے کی رخصت دی ہے۔“ اسے احمد، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

قَالَ أَبُو الزِّنَادِ رَحِمَهُ اللَّهُ : إِنَّ الشُّنَنَ وَ وُجُوهَ الْحَقِّ لَتَأْتِي كَثِيرًا عَلَى خِلَافِ الرَّأْيِ فَمَا يَجِدُ الْمُسْلِمُونَ بُدًّا مِنْ إِتْبَاعِهَا مِنْ ذَلِكَ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَ لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

حضرت ابوالزناد رحمہ اللہ کہتے ہیں مسنون اور شرعی احکام بسا اوقات رائے کے برعکس ہوتے ہیں لیکن مسلمانوں پر ان احکام کی پیروی کرنا لازم ہے۔ انہی احکام میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حائضہ روزوں کی قضا تو دے لیکن نماز کی قضا نہ دے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❶ کتاب الصوم ، باب الحائض تترك الصوم والصلاة

❷ صحيح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 575

❸ کتاب الصوم ، باب الحائض تترك الصوم والصلاة

**مسئلہ 72** سفر یا جہاد میں دشواری کے پیش نظر روزہ ترک کیا جاسکتا ہے اور اگر رکھا ہو تو توڑا جاسکتا ہے اس کی صرف قضا ہوگی کفارہ نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ فَلَمَّا بَلَغَ الْكَدِيدَ ، أَفْطَرَ ، فَأَفْطَرَ النَّاسُ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رمضان کے مہینہ میں مکہ کی طرف (چڑھائی کے ارادے سے نکلے) جب مقام کدید پر پہنچے تو آپ نے روزہ توڑ دیا اور لوگوں نے بھی توڑ دیا۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 73** بڑھاپا یا ایسی بیماری، جس کے ختم ہونے کی توقع نہ ہو، کی وجہ سے روزہ رکھنے کی بجائے فدیہ ادا کیا جاسکتا ہے۔ ایک روزہ کا فدیہ ایک مسکین کو دو وقت کا کھانا کھلانا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : رُخِصَ لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ أَنْ يُفْطَرَ وَيُطْعَمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مَسْكِينًا وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ (( رَوَاهُ الدَّارُ قُطْنِي وَالْحَاكِمُ ② ))  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بوڑھے آدمی کو روزہ نہ رکھنے کی رخصت دی گئی ہے لیکن وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو (دو وقت کا) کھانا کھلائے اور اس پر کوئی قضاء نہیں۔“ اسے دار قطنی اور حاکم نے روایت کیا ہے

**مسئلہ 74** ایسے تمام امور جن میں روزے کی رخصت ہے مثلاً بیماری، سفر، بڑھاپا، جہاد، عورت کے معاملے میں حمل اور ارضاع (دودھ پلانے والی) وغیرہ کے ہوتے ہوئے بھی کوئی شوق سے روزہ رکھ لے لیکن بعد میں روزہ نبھانہ سکے، تو اسے روزہ توڑ دینا چاہئے، اس صورت میں صرف

① اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 680

② نيل الاوطار ، كتاب الصيام ، باب ماجاء في المريض والشيخ

## قضا ہوگی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَرَأَى زَحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ (( مَا هَذَا؟ )) فَقَالُوا : صَائِمٌ . فَقَالَ (( لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ )) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دوران سفر لوگوں کا ہجوم دیکھا لوگ ایک آدمی پر سایہ کئے ہوئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا ”کیا بات ہے؟“ لوگوں نے عرض کیا ”روزہ دار ہے۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”دوران سفر (اس حالت میں) روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

\*\*\*\*\*

## صِيَامُ الْقَضَاءِ

### قضا روزوں کے مسائل

**مسئلہ 75** فرض روزے کی قضا آئندہ رمضان سے پہلے کسی وقت بھی ادا کی جاسکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ عَلَى الصَّوْمِ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقْضِيَهُ إِلَّا فِي شَعْبَانَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ”مجھ پر رمضان کے روزے باقی رہتے اور میں قضا روزے شعبان سے پہلے رکھنے کا موقع نہ پاتی۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 76** فرض روزوں کی قضا متفرق طور پر یا لگاتار دونوں طرح جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: نَزَلَتْ ﴿فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ مُتَّابِعَاتٍ﴾ فَسَقَطَتْ ﴿مُتَّابِعَاتٍ﴾ رَوَاهُ الدَّارِ قُطْنِيُّ ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ”روزوں کے بارہ میں پہلے یہ آیت نازل ہوئی کہ قضا روزے (رمضان کے علاوہ) دوسرے دنوں میں مسلسل رکھے جائیں، لیکن بعد میں مسلسل روزے رکھنے کا حکم ختم ہو گیا۔“ اسے دارقطنی نے روایت کیا ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: لَا بَأْسَ أَنْ يُفَرَّقَ لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ﴿فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ③

① اللؤلؤ والمرجان، الجزء الاول، رقم الحديث 703

② نیل الاوطار، کتاب الصیام، باب قضاء رمضان متتابعاً و متفرقاً

③ کتاب الصوم، باب متى يقضى قضاء رمضان؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں (قضا روزے رکھنے میں) الگ الگ روزے رکھے جائیں، تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”دوسرے دنوں میں تعداد پوری کی جائے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 77** مرنے والے کے قضا روزے اس کے وارث کو رکھنے چاہئیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ مَاتَ وَ عَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص مر جائے اور اس پر فرض روزے رکھنے باقی ہوں تو اس کا وارث (اس کی طرف سے) قضا روزے رکھے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 78** نفلی روزے کی قضا ادا کرنی واجب نہیں۔

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ : لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ - فَتَحَ مَكَّةَ - جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَجَلَسْتُ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأُمُّ هَانِئٍ عَنْ يَمِينِهِ قَالَتْ : فَجَاءَتِ الْوَلِيدَةُ بِإِنَاءٍ فِيهِ شَرَابٌ فَنَاولَتْهُ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاولَهُ أُمُّ هَانِئٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ! لَقَدْ أَفْطَرْتُ وَ كُنْتُ صَائِمَةً ، فَقَالَ لَهَا ((أَكُنْتَ تَقْضِينَ شَيْئًا؟)) قَالَتْ : لَا ، قَالَ ((فَلَا يَضُرُّكَ إِنْ كَانَ تَطَوُّعًا)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ②

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں یوم فتح یعنی فتح مکہ کے روز حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ کی بائیں طرف آکر بیٹھیں اور میں (یعنی ام ہانی رضی اللہ عنہا) آپ ﷺ کے دائیں طرف، اتنے میں ایک لونڈی برتن لے کر آئی، جس میں پینے کی کوئی چیز تھی، لونڈی نے وہ برتن رسول اللہ ﷺ کو دیا، آپ ﷺ نے اس برتن سے پیا، پھر وہ برتن مجھے دیا، میں نے بھی اس سے پیا اور کہا ”یا رسول اللہ ﷺ! میرا روزہ تھا، میں نے (آپ ﷺ کا جھوٹا پینے کے لئے) روزہ توڑ دیا۔“ آپ ﷺ نے پوچھا ”کیا تم نے قضا روزہ رکھا تھا؟“ میں نے عرض کیا ”نہیں۔“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اگر نفلی روزہ تھا، تو کوئی حرج



کی بات نہیں۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 79** اگر کسی نے بادل کی وجہ سے روزہ قبل از وقت افطار کر لیا لیکن بعد میں یقین ہو گیا کہ سورج غروب نہیں ہوا تھا، اس صورت میں قضا واجب ہوگی اسی طرح سحری کے وقت کھانا کھا لیا اور بعد میں یقین ہو گیا کہ صبح صادق ہو چکی تھی، اس صورت میں بھی قضا واجب ہوگی، کفارہ نہیں۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ : أَفْطَرْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمٍ غَيِمَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ، قُلْتُ لِهَشَامٍ : أُمِرُوا بِالْقَضَاءِ ؟ قَالَ : بَلَدٌ مِنْ ذَلِكَ .  
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

(صحیح)

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کہتی ہیں رسول اکرم ﷺ کے زمانے میں ایک روز ہم نے بادل کی وجہ سے روزہ افطار کر لیا بعد میں سورج نکل آیا، (حدیث کے ایک راوی اسامہ کہتے ہیں) میں نے ہشام (دوسرا راوی) سے پوچھا ”کیا لوگوں کو اس وجہ سے قضا کا حکم دیا گیا تھا؟“ ہشام نے جواب دیا ”قضا کے بغیر کوئی چارہ ہے؟“۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔



## الْحَالَاتُ الَّتِي لَا يَكْرَهُ فِيهَا الصَّوْمُ

وہ امور جن سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا

**مسئلہ 80** بھول چوک سے کھاپی لینا روزے کو توڑتا ہے نہ مکروہ کرتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (( إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَ شَرِبَ فَلْيَتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ )) . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی بھول کر کھاپی لے تو اپنا روزہ پورا کرے، کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 81** مسواک کرنے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ مَا لَا أُحْصِي أَوْ أُعَدُّ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے نبی اکرم ﷺ کو روزہ کی حالت میں اتنی مرتبہ مسواک کرتے دیکھا ہے کہ گن نہیں سکتا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 82** گرمی کی شدت سے روزہ دار سر میں پانی بہا سکتا ہے اس سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَنْ رَجُلٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِالْعَرَجِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ أَوْ مِنَ الْحَرِّ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ③

① مختصر صحیح بخاری ، للزبیدی ، رقم الحديث 940

② کتاب الصوم ، باب مسواک الرطب والیابس

③ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 2082

حضرت ابو بکر بن عبد الرحمن رحمہ اللہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے ایک صحابی نے کہا ”میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ نبی اکرم ﷺ روزے میں گرمی یا پیاس کی وجہ سے سر پر پانی بہا رہے تھے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 83** روزے کی حالت میں مٹی خارج ہو یا احتلام ہو جائے، تو روزہ ٹوٹتا ہے نہ مکروہ ہوتا ہے۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَعِكْرَمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: الصَّوْمُ مِمَّا دَخَلَ وَلَيْسَ مِمَّا خَرَجَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ”روزہ کسی چیز کے جسم میں داخل ہونے سے ٹوٹتا ہے جسم سے خارج ہونے سے نہیں ٹوٹتا۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 84** سر میں تیل لگانے، کنگھی کرنے یا آنکھوں میں سرمہ لگانے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

**مسئلہ 85** ہنڈیا کا ذائقہ چکھنا، تھوک نگلنا اور مکھی کے حلق میں چلے جانے سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

**مسئلہ 86** روزہ دار گرمی کی شدت میں کپڑا پانی میں تر کر کے بدن پر رکھ سکتا ہے، اس سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا۔

قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ ؓ: إِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمٍ أَحَدِكُمْ فَلْيُصْبِحْ دَهِينًا مُتَرَجِّلًا ②  
قَالَ الْحَسَنُ ؓ: لَا بَأْسَ بِالسَّعُوطِ لِلصَّائِمِ إِنْ لَمْ يَصِلْ إِلَى حَلْقِهِ وَيَكْتَحِلَ ③  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: لَا بَأْسَ أَنْ يَتَطَعَّمَ الْقِدْرَ أَوْ الشَّيْءَ ④  
قَالَ عَطَاءُ رَحِمَهُ اللَّهُ: يَتَّبِعُ رِيقَهُ ⑤ قَالَ الْحَسَنُ ؓ: إِنْ دَخَلَ حَلْقَهُ الذُّبَابُ فَلَا

- |   |   |   |                               |
|---|---|---|-------------------------------|
| ① | كتاب الصوم، باب الحجامة والقيء للصائم       | ② | كتاب الصوم، باب اغتسال الصائم |
| ③ | كتاب الصوم، باب قول المنبي اذا توشأ فليستشق | ④ | كتاب الصوم، باب اغتسال الصائم |
| ⑤ | كتاب الصوم، باب اغتسال الصائم               |   |                               |

## شَيْءٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو اسے تیل کنگھی کر لینا چاہئے۔“

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”روزہ دار کے لئے ناک میں دوا ڈال لینے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ حلق تک نہ پہنچے نیز روزہ دار سرمہ لگا سکتا ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ”روزہ دار ہنڈیا یا کسی دوسری چیز کا ذائقہ چکھ لے تو کوئی حرج نہیں۔“

حضرت عطاء رحمہ اللہ نے کہا ”روزہ دار اپنا تھوک نکل سکتا ہے۔“

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا ”اگر کبھی روزہ دار کے حلق میں چلی جائے تو کوئی حرج نہیں۔“

**مسئلہ 87** اگر کسی پر غسل فرض ہو، لیکن دیر سے اٹھے، تو سحری کھا کر غسل کر سکتا ہے، البتہ کھانے سے قبل وضو کر لینا چاہئے۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ : كُنْتُ أَنَا وَ أَبِي فذَهَبْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنْ كَانَ لَيُصْبِحُ جُنُبًا مِنْ جَمَاعٍ غَيْرِ احْتِلَامٍ ثُمَّ يَصُومُهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَتْ : مِثْلَ ذَلِكَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ”میں گواہی دیتی ہوں رسول اللہ ﷺ احتمام کے سبب سے نہیں بلکہ جماع کے سبب سے حالت جنابت میں صبح کرتے اور (غسل کئے بغیر) روزہ رکھتے (بعد میں نماز فجر سے پہلے غسل فرماتے) پھر ہم (دونوں) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور انہوں نے بھی یہی بات کہی۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

❶ کتاب الصوم، باب، الصائم، اذا اكل او شرب ناسياً

❷ کتاب الصوم، باب اغتسال الصائم

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ جُنُبًا فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں ”رسول اللہ ﷺ حالت جنابت میں کھانا یا سونا چاہتے، تو پہلے نماز کی طرح کا وضو فرما لیتے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 88** روزے کی حالت میں بیوی کا بوسہ لینا جائز ہے بشرطیکہ جذبات پر قابو ہو۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : هَمِشْتُ فَقَبِلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَصَنَعْتُ الْيَوْمَ أَمْرًا عَظِيمًا قَبِلْتُ وَأَنَا صَائِمٌ ، قَالَ (( أَرَأَيْتَ لَوْ مَضَمَضْتَ مِنَ الْمَاءِ وَأَنْتَ صَائِمٌ )) قُلْتُ : لَا بَأْسَ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( فَمَهْ )) رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ ❷

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز میرا جی چاہا اور میں نے روزے کی حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لے لیا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا ”آج میں نے بڑا (غلط) کام کیا ہے، روزے کی حالت میں بوسہ لے لیا۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اچھا بتاؤ اگر تم روزے کی حالت میں کلی کر لو تو پھر؟“ میں نے عرض کیا ”کلی میں کیا حرج ہے۔“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”پھر کس چیز میں حرج ہے؟“ (یعنی بوسہ لینے میں کوئی حرج نہیں) اسے احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 89** روزے میں کچھنے لگوانا جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے روزے کی حالت میں کچھنے لگوائے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : علاج کے طور پر سوئی، بلیڈ یا سترے کے ساتھ جسم کے کسی حصے سے خون نکالنے کو کچھنے لگوانا کہتے ہیں۔



- ❶ مختصر صحیح مسلم، للالبانی، رقم الحدیث 162
- ❷ صحیح سنن ابی داؤد، الجزء الثانی، رقم الحدیث 2089
- ❸ مختصر صحیح بخاری، للزبیدی، رقم الحدیث 942

## الْأَشْيَاءُ الَّتِي لَا يَجُوزُ فِعْلُهَا فِي الصَّوْمِ وہ امور جو روزے کی حالت میں جائز نہیں

**مسئلہ 90** غیبت کرنا، جھوٹ بولنا، گالی دینا، لڑائی جھگڑا کرنا روزے کی حالت میں بدرجہ اولیٰ ناجائز ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلِ بِهِ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ ) ) . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جو شخص (روزہ رکھ کر) جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا ترک نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( الصَّيَامُ جُنَّةٌ وَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمٍ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي امْرُؤٌ صَائِمٌ ) ) . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”روزہ ڈھال ہے۔ لہذا جب کوئی روزہ رکھے تو فحش باتیں نہ کرے۔ بیہودہ پن نہ دکھائے اگر کوئی دوسرا شخص روزہ دار سے گالی گلوچ کرے یا جھگڑے تو روزہ دار کہہ دے (بھائی) میں روزے سے ہوں۔“ (تمہاری باتوں کا جواب نہیں دوں گا۔)“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 91** روزہ کی حالت میں بیہودہ، فحش اور جہالت کے کام یا گفتگو کرنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ الصَّيَامُ مِنَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ إِنَّمَا الصَّيَامُ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ فَإِنْ سَابَكَ أَحَدٌ أَوْ جَهِلَ عَلَيْكَ فَلْتَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ إِنِّي صَائِمٌ)). رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”روزہ کھانے پینے سے رکنے کا نام نہیں بلکہ بیہودہ اور فحش کاموں سے رکنے کا نام ہے، لہذا اگر روزہ دار سے کوئی گالی گلوچ کرے یا جہالت سے پیش آئے تو اسے کہہ دینا چاہئے میں روزے سے ہوں۔“ (یعنی تمہارا جواب نہیں دوں گا) اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((لَا تُسَابُ وَأَنْتَ صَائِمٌ فَإِنْ سَابَكَ أَحَدٌ فَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ وَإِنْ كُنْتَ قَائِمًا فَاجْلِسْ)) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ❷ (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں ”روزہ کی حالت میں کسی کو گالی نہ دو اگر کوئی دوسرا گالی دے، تو اسے کہہ دو میں روزہ سے ہوں، اگر کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ۔“ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 92** جو روزہ دار اپنی شہوت پر قابو نہ رکھتا ہو اس کے لئے بیوی سے بغلگیر ہونا یا بوسہ لینا جائز نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِأَرْبِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ روزہ کی حالت میں بوسہ لیتے اور بغلگیر ہوتے لیکن وہ اپنی شہوت پر سب سے زیادہ قابو پانے والے تھے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ ؟ فَرُخِّصَ لَهُ ، وَ

❶ ابن خزیمہ للذکور محمد مصطفیٰ الاعظمی ، الجزء الثالث رقم الحديث 1996

❷ ابن خزیمہ للذکور محمد مصطفیٰ الاعظمی ، الجزء الثالث رقم الحديث 1994

❸ مختصر صحيح بخاری ، للزبيدي ، رقم الحديث 939



أَتَاهُ آخَرُ فَسَأَلَهُ فَتَنَاهُ ، فَإِذَا الْبَدْنُ رَخِصَ لَهُ شَيْخٌ ، وَ الَّذِي نَهَاهُ شَابٌ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❶

(حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے روزے کی حالت میں (بیوی سے) بغلیں ہونے کے بارہ میں سوال کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے اجازت دے دی پھر ایک اور آدمی آیا اس نے وہی سوال پوچھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے منع فرما دیا (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) جس کو نبی اکرم ﷺ نے اجازت دی وہ بوڑھا تھا اور جسے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا وہ جوان تھا۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 93** روزے کی حالت میں کلی کرتے وقت ناک میں اس طرح پانی ڈالنا جائز نہیں کہ حلق تک پہنچنے کا خدشہ ہو۔

عَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ رضی اللہ عنہ قَالَ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ! أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ ؟ قَالَ ((أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَ خَلِّلِ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَ بَالِغِ فِي الْإِسْتِشْقَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ التِّرْمِذِيُّ ❷

(صحیح)

حضرت لقیط بن صبرہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہا ”یا رسول اللہ ﷺ! وضو کے بارے میں مجھے کچھ بتائیے۔“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”وضو پورا کرو، انگلیوں کے درمیان خلال کرو اور ناک میں اچھی طرح پانی ڈالو، لیکن اگر روزہ ہو تو پھر ایسا نہ کرو۔“ اسے ابو داؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔





## أَلْأَشْيَاءُ الَّتِي تُفْسِدُ الصَّوْمَ

روزے کو فاسد کرنے یا توڑنے والے امور

**مسئلہ 94** روزہ کے دوران جماع کرنے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے، اس پر کفارہ بھی ہے قضا بھی۔

**مسئلہ 95** روزہ کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا ہے یا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا یا ساٹھ محتاجوں کا کھانا کھلانا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ۞ قَالَ : بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ۞ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ۞ أَهْلَكْتُ قَالَ ((مَالِكُ ؟)) قَالَ : وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَ أَنَا صَائِمٌ ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ۞ ((هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعِقُّهَا ؟)) قَالَ : لَا ، قَالَ ((فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَابَعَيْنِ ؟)) قَالَ : لَا ، قَالَ ((فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا ؟)) قَالَ : لَا ، قَالَ ((اجْلِسْ)) فَمَكَثَ عِنْدَ النَّبِيِّ ۞ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ أَتَى النَّبِيَّ ۞ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ - وَ الْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ - قَالَ : ((أَيْنَ السَّائِلُ ؟)) فَقَالَ : أَنَا ، قَالَ ((خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ)) فَقَالَ الرَّجُلُ : عَلَى أَفْقَرِ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ ۞ ؟ فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْخُرْتَيْنِ أَهْلُ بَيْتِ أَفْقَرٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ ۞ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ ((أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ)) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۝

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک صحابی آئے اور کہنے لگے ”یا رسول اللہ ﷺ! میں ہلاک ہو گیا۔“ نبی اکرم ﷺ نے پوچھا ”کیا بات ہے؟“ اس نے کہا ”میں روزے کی حالت میں بیوی سے صحبت کر بیٹھا ہوں۔“ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا ”کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا

ہے؟“ اس نے کہا ”نہیں!“ نبی اکرم ﷺ نے پھر دریافت کیا ”کیا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟“ اس نے عرض کیا ”نہیں۔“ نبی اکرم ﷺ نے پھر پوچھا ”کیا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟“ اس نے عرض کیا ”نہیں۔“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اچھا بیٹھ جاؤ۔“ نبی اکرم ﷺ تھوڑی دیر رکے۔ ہم ابھی اسی حالت میں بیٹھے تھے کہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک کھجور کا عرق لایا گیا۔ عرق بڑے ٹوکریں کو کہا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”مسئلہ پوچھنے والا کہاں ہے؟“ اس نے عرض کیا ”میں حاضر ہوں۔“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”یہ کھجوریں لے جا اور صدقہ کر دے۔“ اس نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! کیا صدقہ اپنے سے زیادہ محتاج لوگوں کو دوں؟ واللہ! مدینہ کی ساری آبادی میں کوئی گھر میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں۔“ رسول اللہ ﷺ ہنس دیئے یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کی ڈاڑھیں نظر آنے لگیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اچھا جاؤ اپنے گھر والوں کو بھی کھلا دو۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : إِنِّي أَفْطَرْتُ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ (( تَصَدَّقْ وَاسْتَغْفِرِ اللَّهَ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ )) رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي الْمُصَنَّفِ ❶

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور کہا ”میں نے رمضان کا روزہ توڑ دیا ہے۔“ نبی اکرم ﷺ نے اسے فرمایا ”صدقہ کر، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ اور روزے کی قضا ادا کر۔“ اسے ابن ابی شیبہ نے مصنف میں روایت کیا ہے۔

وضاحت : آج بھی اگر کوئی شخص ایسی صورت حال سے دوچار ہو اور تینوں کاموں میں سے کسی ایک کی بھی قدرت نہ رکھتا ہو تو اسے حسب استطاعت صدقہ کر دینا چاہئے لیکن جب تینوں میں سے کسی ایک کام کی بھی استطاعت حاصل ہو جائے تو کفارہ ادا کرنا لازمی ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب!

**مَسْئَلَةٌ 96** قصد اُتے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس پر قضا واجب ہے۔

**مَسْئَلَةٌ 97** خود بخود اُتے آنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَنْ ذَرَعَهُ قَيْءٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ ، وَإِنْ اسْتَقَاءَ فَلْيَقْضِ )) . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس روزہ دار کو خود بخود قے آئے اس پر قضا نہیں ہے، البتہ جو روزہ دار قصداً قے لائے وہ قضا روزہ رکھے۔“ اسے ابوداؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : قصداً قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اس پر قضا واجب ہے۔

**مسئلہ 98** حیض یا نفاس شروع ہونے سے عورت کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے، روزے کی قضا ہے، نماز کی نہیں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ فَلَذَلِكَ مِنْ نَقْصَانِ دِينِهَا)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”کیا ایسا نہیں ہے کہ عورت جب حائضہ ہو جاتی ہے، تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے نہ روزہ رکھ سکتی ہے اور عورتوں کے دین میں کمی کی یہی وجہ ہے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

قَالَ أَبُو الزِّنَادِ رَحِمَهُ اللَّهُ: أَنَّ السُّنْنَ وَوُجُوهَ الْحَقِّ لَتَأْتِي كَثِيرًا عَلَى خِلَافِ الرَّأْيِ فَمَا يَجِدُ الْمُسْلِمُونَ بُدًّا مِنْ اتِّبَاعِهَا مِنْ ذَلِكَ أَنَّ الْحَائِضَ تَقْضِي الصِّيَامَ وَلَا تَقْضِي الصَّلَاةَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت ابوالزناد رحمہ اللہ کہتے ہیں مسنون اور شرعی احکام بسا اوقات رائے کے برعکس ہوتے ہیں لیکن مسلمانوں پر ان احکام کی پیروی کرنا لازم ہے۔ انہی احکام میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حائضہ روزوں کی قضا تو دے لیکن نماز کی قضا نہ دے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



## صِيَامُ التَّطَوُّعِ نفلی روزے

**مسئلہ 99** نفلی روزے کی فضیلت۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶))

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسے ستر سال کی مسافت کے برابر جہنم کی آگ سے دور کر دیں گے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 100** ہر سال کے شوال کے چھ روزے رکھنے کا ثواب عمر بھر کے روزے رکھنے کے برابر ہے۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ بِسِتٍّ مِنْ شَوَّالٍ فَكَانَتْ صَامَ الدَّهْرِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَابُودَاوُدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ ❷ (صحیح)

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو شخص رمضان کے روزے رکھ کر (ہر سال) شوال میں بھی چھ روزے رکھے اسے عمر بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔“ اسے مسلم، ابوداؤد، نسائی، ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :  $360 = 10 \times 36 = 6 + 30$  روزوں کا ثواب یعنی سال بھر اور اگر ہر سال کے رمضان کے بعد (ہر سال باقاعدگی سے) شوال کے چھ روزے رکھے جائیں تو عمر بھر کے روزوں کا ثواب ہو جائے گا۔

**مسئلہ 101** باقاعدگی سے ایام بیض (چاند کی 13/14/15 تاریخ) کے روزے رکھنے سے عمر بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ فَهَذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ایک رمضان سے دوسرے رمضان کے درمیانی عرصہ میں ہر ماہ تین دن (ایام بیض) کے روزے رکھنا عمر بھر روزے رکھنے کے برابر ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت :  $12 \times 3 = 36 = 10 \times 36 = 360$  روزے۔

**مسئلہ 102** سفر میں نفلی روزہ رکھنا جائز ہے۔

عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ قَالَ ((إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ)) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ”کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اگر چاہو تو رکھو چاہو تو نہ رکھو۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 103** جہاد یا حج کے سفر میں روزہ رکھنے والے کو اللہ تعالیٰ ستر سال کی مسافت کے برابر جہنم سے دور کر دیتے ہیں

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 99 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ 104** سوموار اور جمعرات کا روزہ رکھنا رسول اکرم ﷺ کو پسند تھا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَيْسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ)) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

① مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحديث 620

② صحیح سنن النسائی ، للالبانی ، الجزء الثانی ، رقم الحديث 2180

③ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 596

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سوموار اور جمعرات کو لوگوں کے اعمال اللہ کے حضور پیش کئے جاتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ جب میرے اعمال اللہ کے ہاں پیش کئے جائیں تو میں (اس وقت) روزہ سے ہوں۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 105** یوم عرفہ (9 ذوالحجہ) کا ایک روزہ ایک گزشتہ اور ایک آئندہ یعنی دو سال کے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہے جبکہ یوم عاشورا (10 محرم) کا روزہ گزشتہ ایک سال کے (صغیرہ گناہوں) کا کفارہ ہے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((صِيَامُ يَوْمٍ عَرَفَةَ اخْتِسابٌ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ وَصِيَامُ يَوْمٍ عَاشُورَاءَ اخْتِسابٌ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ۝

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ یوم عرفہ کے روزہ کے بدلہ میں اللہ تعالیٰ ایک گزشتہ اور ایک آئندہ سال کے گناہ معاف فرمائیں گے اور یوم عاشورہ کے روزہ کے بدلہ میں گزشتہ ایک سال کے گناہ معاف فرمائیں گے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 106** صرف 10 محرم کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 129 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ 107** رسول اکرم ﷺ شعبان کے مہینے میں باقی سب مہینوں سے زیادہ روزے رکھتے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَغْمَلَ صِيَامَ شَهْرِ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ صِيَامًا فِي شَعْبَانَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۝

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو رمضان کے علاوہ کسی مہینے کے پورے روزے رکھتے نہیں دیکھا نہ ہی شعبان کے علاوہ کسی دوسرے مہینے میں کثرت سے روزے رکھتے دیکھا

ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : 15 شعبان کو خاص طور پر روزہ رکھنے کی تمام احادیث غیر معتبر ہیں۔ زیادہ سے زیادہ جو چیز صحیح احادیث سے ثابت ہے وہ یہ ہے کہ اس مہینے میں رسول اکرم ﷺ کثرت سے روزے رکھتے تھے۔ واللہ اعلم بالصواب!

**مسئلہ 108** نفلی روزہ رکھنے میں ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن روزہ رکھنے کا طریقہ سب سے افضل ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((صُمْ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ)) قُلْتُ : إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ فَلَمْ يَزَلْ يَرْفَعُنِي حَتَّى قَالَ ((صُمْ يَوْمًا وَ أَفْطِرْ يَوْمًا فَإِنَّهُ أَفْضَلُ الصِّيَامِ وَ هُوَ صَوْمُ أَخِي دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہر ماہ تین دن کے روزے رکھو۔“ میں نے عرض کیا ”مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے۔“ رسول اللہ ﷺ برابر مجھ سے روزے کم کراتے رہے حتیٰ کہ آپ نے فرمایا ”ایک دن روزہ رکھو ایک دن ترک کرو، یہ افضل ترین روزے ہیں، میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا یہی طریقہ تھا۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 109** محرم کے مہینہ میں روزے رکھنے کی فضیلت۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَهْرُ اللَّهِ الْمُحَرَّمُ ، وَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”رمضان کے بعد سب سے افضل روزے محرم کے روزے ہیں، جو اللہ کا مہینہ ہے اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل تہجد کی نماز ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 110** سوموار کے روزے کی فضیلت۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ الْإِثْنَيْنِ فَقَالَ ((فِيهِ وَلَدَتْ وَ فِيهِ أَنْزَلَ عَلَيَّ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③

① متفق الاخبار، الجزء الثاني، رقم الحديث 2248

② مختصر صحيح مسلم، للالباني، رقم الحديث 610

③ مختصر صحيح مسلم، للالباني، رقم الحديث 624

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے سوموار کے روزہ کے بارہ میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”اس دن میں پیدا کیا گیا اور اسی دن مجھ پر قرآن نازل ہونا شروع ہوا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 111** ذی الحجہ کے پہلے 9 روزے رکھنا مستحب ہے۔

**مسئلہ 112** ہر ماہ کوئی سے 3 روزے رکھنا مستحب ہے۔

**مسئلہ 113** ہر ماہ کے پہلے سوموار اور پہلی دونوں جمعرات کے روزے رکھنا بھی آپ ﷺ کا معمول مبارک تھا۔

عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَصُومُ تِسْعَةً مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَيَوْمَ عَاشُورَاءَ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، أَوَّلَ الثَّانِي مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيسَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ① (صحیح)  
نبی اکرم ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ ذی الحجہ کے (پہلے) نو روزے اور یوم عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے نیز ہر ماہ میں تین روزے رکھا کرتے ایک روزہ ہر ماہ کے پہلے سوموار کو اور ہر ماہ کی پہلی دو جمعرات کو (ایک ایک روزہ)۔“ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 114** نفلی روزے کی نیت دن میں زوال سے پہلے کسی وقت بھی کی جاسکتی ہے بشرطیکہ کچھ کھایا پیانہ ہو۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 35 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ 115** نفلی روزے کی قضا واجب نہیں۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 78 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ 116** نفلی عبادت میں اعتدال اور میانہ روی افضل ہے۔

وضاحت : حدیث مسئلہ نمبر 68 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

**مسئلہ 117** صیام اربعین (مسلل چالیس روزوں کا چلہ) سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں۔



## الصَّيَّامُ الْمَمْنُوعُ وَالْمَكْرُوهُ

### ممنوع اور مکروہ روزے

**مسئلہ 118** عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے رکھنا منع ہیں۔

عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَقَالَ : هَذَا يَوْمَانِ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صِيَامِهِمَا يَوْمَ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَالْيَوْمَ الْآخَرَ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز عید ادا کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ”ان دو دنوں کے روزے رکھنے سے نبی اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے پہلا دن جب تم اپنے روزے ختم کرو، دوسرا دن جب تم قربانی کا گوشت کھاتے ہو۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 119** صرف جمعہ کے دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

**مسئلہ 120** اگر کوئی شخص اپنے معمول کے مطابق جمعہ کا روزہ رکھے تو جائز ہے مثلاً اگر کوئی شخص ہر دوسرے یا تیسرے دن روزے رکھنے کا عادی ہے اور کسی دن جمعہ کا روزہ آجاتا ہے تو وہ جائز ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (( لَا تَخْتَصُّوا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ بِقِيَامٍ مِنْ بَيْنِ اللَّيَالِي ، وَلَا تَخْتَصُّوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِصِيَامٍ مِنْ بَيْنِ الْأَيَّامِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي صَوْمٍ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ )) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جمعہ کی رات (جمعہ اور

① کتاب الصوم ، باب صوم یوم الفطر

② مختصر صحیح مسلم ، للالبانی ، رقم الحدیث 626

جمعرات کی درمیانی رات) کو قیام اللیل کے لئے مقرر نہ کرو اور نہ جمعہ کا دن روزے کے لئے مخصوص کرو، ہاں اگر کوئی شخص روزے رکھنے کا عادی ہو اور اس میں جمعہ آجائے تو پھر جائز ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا يَوْمًا قَبْلَهُ أَوْ بَعْدَهُ )) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”کوئی آدمی صرف جمعہ کا روزہ نہ رکھے اگر رکھنا چاہے تو ایک دن پہلایا پچھلا ساتھ ملا کر رکھے۔“ (یعنی جمعرات اور جمعہ کا یا جمعہ اور ہفتہ کا) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 121** صوم وصال (یعنی شام کے وقت روزہ افطار نہ کرنا اور کچھ کھائے پئے بغیر اگلا روزہ شروع کر دینا) مکروہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ، إِنَّكَ تَوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ (( وَ أَيْكُمْ مِثْلِي ؟ إِنْ بِيْثُ يُطْعَمُنِي رَبِّي وَ يَسْقِينِي )) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا تو ایک آدمی نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں؟“ آپ ﷺ نے فرمایا ”تم میں مجھ جیسا کون ہے میں رات کو سوتا ہوں، تو مجھے میرا رب کھلاتا بھی ہے پلاتا بھی ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 122** رمضان شروع ہونے سے پہلے استقبال کے طور پر روزے رکھنا منع ہیں۔

**مسئلہ 123** اگر کوئی شخص اپنے گزشتہ معمول کے مطابق روزے رکھتا چلا آ رہا ہے اور وہ دن اتفاقاً رمضان سے ایک یا دو روز پہلے آ گیا تو کوئی حرج نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ

يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”رمضان سے ایک یا دو روز پہلے کوئی آدمی روزہ نہ رکھے، البتہ وہ شخص جو اپنے معمول کے مطابق روزے رکھتا آ رہا ہے وہ رکھ سکتا ہے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 124 مسلسل روزے رکھنا منع ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( يَا عَبْدَ اللَّهِ أَلَمْ أُخْبِرْ أَنَّكَ تَصُومُ النَّهَارَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ )) فَقُلْتُ : بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ، قَالَ (( فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَأَفْطِرْ وَقُمْ وَنَمْ فَإِنَّ لِحَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنْ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ، وَإِنْ لَزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ، وَإِنْ لَزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا لَا صَامَ مَنْ صَامَ الدَّهْرَ )) . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❷

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا ”اے عبداللہ! مجھے خبر ملی ہے کہ تم (ہمیشہ) دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو؟“ میں نے عرض کیا ”ہاں یا رسول اللہ ﷺ! میں ایسا ہی کرتا ہوں۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”ایسا مت کرو، روزہ رکھو بھی ترک بھی کرو، رات کو قیام بھی کرو اور آرام بھی کرو، تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، تمہاری آنکھ کا تم پر حق ہے، تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے، تمہارے مہمان کا تم پر حق ہے جس نے مسلسل روزے رکھے اس کا کوئی روزہ نہیں۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 125 ایام تشریق (یعنی 11/12/13 ذوالحجہ) کے روزے رکھنا منع ہیں البتہ جو حاجی قربانی نہ دے سکے، وہ منیٰ میں ایام تشریق کے روزے رکھ سکتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا : لَمْ يُرَخَّصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ يُصْمْنَ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

❶ التلویذ والمرجان، الجزء الاول، رقم الحديث 657

❷ مشکوٰۃ المصابیح، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 2057

❸ کتاب الصوم، باب صیام ایام التشریق

حضرت عائشہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایام تشریق میں کسی آدمی کو روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی سوائے اس حاجی کے، جو قربانی دینے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 126** حاجی کو عرفات میں 9 ذوالحجہ (یوم عرفہ) کا روزہ رکھنا منع ہے۔

عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّاسَ شَكُّوا فِي صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ بِحِلَابٍ ، وَهُوَ وَقَفَ فِي الْمَوْقِفِ ، فَشَرِبَ مِنْهُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت ميمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرفہ کے دن نبی اکرم ﷺ کے روزہ میں شک کیا، تو انہوں (یعنی حضرت ميمونہ رضی اللہ عنہا) نے آپ ﷺ کے پاس دودھ بھیجا۔ آپ ﷺ نے اس پیالہ سے دودھ پیا۔ اس وقت آپ (میدان عرفات کے) موقف میں کھڑے تھے اور لوگ آپ ﷺ کو دیکھ رہے تھے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 127** نصف شعبان کے بعد روزے نہیں رکھنے چاہئیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُومُوا )) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ②

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب نصف شعبان باقی رہ جائے (یعنی رمضان سے پندرہ دن پہلے) تو نفلی روزے نہ رکھو۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 128** عورت کا اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( لَا تَصُومُ الْمَرْأَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا بِإِذْنِهِ )) رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ③

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ”کوئی عورت اپنے شوہر کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر سوائے رمضان کے روزوں کے نفلی روزہ نہ رکھے۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 129** صرف عاشورا (10 محرم) کا روزہ رکھنا مکروہ ہے 9 اور 10 محرم یا

① اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 687

② صحيح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 590

③ ابواب الصوم ، باب ما جاء في كراهية صوم المرأة الا باذن زوجها

## 10 اور 11 محرم وودن کے روزے رکھنے چاہئیں۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : حِينَ صَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ يَوْمٌ تُعْظِمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ أَنْ شَاءَ اللَّهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ )) قَالَ : فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ حَتَّى تُوَفِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے عاشوراء (دس محرم) کا روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی رکھنے کا حکم دیا۔ لوگوں نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! دس محرم تو یہود و نصاریٰ کے نزدیک بڑی عظمت کا دن ہے۔“ آپ ﷺ نے فرمایا ”اچھا آئندہ سال ہم ان شاء اللہ! (دس محرم کے ساتھ) نو محرم کا روزہ بھی رکھیں گے۔“ لیکن آئندہ سال آنے سے پہلے ہی رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : یوم عاشورا (10 محرم) کی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہودی دس محرم کا روزہ رکھتے تھے۔ ان سے وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے کہا ”اس روز اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تھا، لہذا ہم شکرانے کے طور پر اس دن کا روزہ رکھتے ہیں۔“ رسول اللہ ﷺ کو یہ بات معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا ”یہودیوں کی نسبت ہم موسیٰ علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں۔“ اور مسلمانوں کو اس دن کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ مگر جب رمضان کے روزے فرض کئے گئے جب آپ ﷺ نے فرمایا ”اب چچا ہے دس محرم کا روزہ رکھے جو نہ چاہے نہ رکھے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 130** صرف ہفتہ کے دن کا روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَخِيهِ الصَّمَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا عُودَ عِنَبَةٍ أَوْ لِحَاءَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضِغْهَا )) رَوَاهُ ابْنُ خُزَيْمَةَ ②

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ اپنی بہن صماء رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ہفتے کا روزہ سوائے فرض روزے کے نہ رکھو اگر کھانے کو اور کوئی چیز نہ ملے تو انگور کی لکڑی یا کسی درخت کی چھال ہی چبا لو۔“ اسے ابن خزیمہ نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ہفتہ چونکہ اہل کتاب کی عید کا دن تھا، لہذا آپ ﷺ نے ان کی مخالفت کے لئے ہفتہ کے ساتھ جمعہ یا اتوار کا دن ملا کر روزہ رکھنے کا حکم دیا ہے۔

① کتاب الصیام ، باب صوم یوم عاشورا

② ابن خزیمہ ، للدکثور محمد مصطفیٰ الاعظمی ، الجزء الرابع ، رقم الحدیث 2164

## الْإِغْتِكَافُ

### اعتکاف کے مسائل

**مَسْئَلَةٌ 131** اعتکاف سنت موکدہ کفایہ ہے اور اس کی مدت دس یوم ہے۔

**مَسْئَلَةٌ 132** ہر مسلمان کو رمضان المبارک میں کم از کم ایک مرتبہ قرآن پاک کی تلاوت کرنی چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ يُعْرَضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرْآنُ فِي كُلِّ عَامٍ مَرَّةً فَعُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَشْرَةِ أَيَّامٍ فَاعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے سامنے ہر سال (رمضان میں) ایک بار قرآن پڑھا جاتا۔ جس سال آپ ﷺ نے وفات پائی آپ ﷺ کے سامنے دوبار قرآن مجید ختم کیا گیا۔ اسی طرح ہر سال آپ دس دن کا اعتکاف فرماتے لیکن جس سال آپ ﷺ نے وفات پائی اس سال میں یوم کا اعتکاف فرمایا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مَسْئَلَةٌ 133** اعتکاف کے لئے فجر کی نماز کے بعد اعتکاف کی جگہ بیٹھنا مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ مُعْتَكَفَهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اعتکاف بیٹھنے کا ارادہ فرماتے، تو فجر کی نماز پڑھ کر معتکف میں داخل ہوتے۔ اسے ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

① مشکوٰۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 2099

② صحيح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 2152

**مسئلہ 134** اعتکاف کرنے والے کی بیوی ملاقات کے لئے آ سکتی ہے اور اعتکاف

کرنے والا بیوی کو گھر تک چھوڑنے کے لئے مسجد سے باہر جاسکتا ہے۔

عَنْ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُعْتَكِفًا فَاتَيْنَهُ أَرْوَرُهُ لَيْلًا فَحَدَّثَتْهُ ثُمَّ قُمْتُ لِأَنْقَلِبَ فَقَامَ مَعِيَ لِيَقْلِبَنِي)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ •

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ اعتکاف میں تھے، میں رات کو نبی اکرم ﷺ سے ملنے آئی اور باتیں کرتی رہی، واپس جانے کے لئے اٹھی تو نبی اکرم ﷺ مجھے چھوڑنے کے لئے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 135** مردوں کو اعتکاف مسجد میں ہی کرنا چاہئے۔

**مسئلہ 136** رمضان میں اعتکاف کے لئے روزہ رکھنا ضروری ہے۔

**مسئلہ 137** حالت اعتکاف میں بیمار پرسی کے لئے جانا، جنازے میں شریک ہونا،

بیوی سے مجامعت کرنا، بشری تقاضوں کے بغیر اعتکاف کی جگہ سے باہر جانا منع ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : أَلْسُنَةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَعُودَ مَرِيضًا وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً وَلَا يَمْسُ امْرَأَةً وَلَا يَسَاهِرُهَا وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ إِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ وَلَا إِعْتِكَافَ إِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا إِعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ •

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ”اعتکاف کرنے والے کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ بیمار پرسی کو نہ جائے، جنازے میں شریک نہ ہو، بیوی کو نہ چھوئے اور نہ اس سے مجامعت کرے، اعتکاف کی جگہ سے ایسے ضروری کام (یعنی قضائے حاجت، فرض غسل وغیرہ) کے بغیر نہ نکلے، جس کے بغیر چارہ ہی نہ ہو، اعتکاف روزے کے ساتھ ہی ہوتا ہے اور جامع مسجد میں ہوتا ہے۔“ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 138** عورتوں کو بھی اعتکاف کرنا چاہئے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَّلَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ رمضان المبارک کا آخری عشرہ (21 سے 30 رمضان المبارک) تک اعتکاف فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے وفات پائی آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 139** اگر کسی کو اعتکاف کے لئے دس دن میسر نہ آسکیں تو جتنے دن میسر ہوں اتنے دنوں کا ہی اعتکاف کر لینا چاہئے حتیٰ کہ ایک رات کا اعتکاف بھی درست ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكَفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؟ قَالَ ((أَوْفِ بِنَذْرِكَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا ”میں نے زمانہ جاہلیت میں مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی (پوری کروں یا نہ کروں؟)“ آپ ﷺ نے فرمایا ”اپنی نذر پوری کر۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔





## فَضْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

### لیلة القدر کی فضیلت اور اس کے مسائل

**مسئلہ 140** لیلة القدر میں عبادت گزشتہ گناہوں کی مغفرت کا باعث ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس نے لیلة القدر میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 141** لیلة القدر کی سعادت سے محروم رہنے والا بہت ہی بدنصیب ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : دَخَلَ رَمَضَانُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِنَّ هَذَا الشَّهْرَ قَدْ حَضَرَكُمْ وَفِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَهَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَلَا يُحْرَمُ خَيْرَهَا إِلَّا مَحْرُومٌ )) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ②

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رمضان آیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”یہ جو مہینہ تم پر آیا ہے اس میں ایک رات ایسی ہے جو (قدر و منزلت کے اعتبار سے) ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو شخص اس (کی سعادت حاصل کرنے) سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔“ نیز فرمایا ”لیلة القدر کی سعادت سے صرف بدنصیب ہی محروم کیا جاتا ہے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 142** لیلة القدر، رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرنی

چاہئے۔

① صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب فضل لیلة القدر

② صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 1333

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوَتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ)) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”رمضان کے آخری عشرے (دس دن) کی طاق راتوں میں لیلۃ القدر کی تلاش کرو۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 143** رمضان کے آخری عشرے میں بہت زیادہ عبادت کرنی چاہئے۔

**مسئلہ 144** رمضان کے آخری عشرے میں اپنے اہل و عیال کو عبادت کے لئے خصوصی ترغیب دلانا مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهِ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ”رمضان کے آخری عشرے میں نبی اکرم ﷺ باقی دنوں کی نسبت عبادت میں زیادہ کوشش فرماتے تھے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِنْزَرَهُ وَأَخَى لَيْلَهُ وَأَيَّقَظَ أَهْلَهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ③

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ”جب رمضان کے آخری دس دن شروع ہوتے تو رسول اللہ ﷺ (عبادت کے لئے) کمر بستہ ہو جاتے، راتوں کو جاگتے اور اپنے اہل و عیال کو بھی جگاتے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 145** آخری عشرہ کی تمام راتوں میں جاگنے کی فرصت نہ پانے والوں کے لئے لیلۃ القدر کا بھرپور ثواب حاصل کرنے کے لئے دواہم احادیث۔

① عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ

① کتاب الصوم، باب تحری لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر

② صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحدیث 1429

③ اللؤلؤ والمرجان، الجزء الاول، رقم الحدیث 730

### قیام لیلة))۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جس نے (رمضان میں) امام کے واپس ہونے تک امام کے ساتھ قیام کیا (یعنی نماز تراویح باجماعت ادا کی) اس کے لئے ساری رات قیام کا ثواب لکھا جائے گا۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

❷ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا قَامَ بِصَفِ اللَّيْلِ وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ )) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❸

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ”جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی اس نے گویا نصف رات قیام کیا اور جس نے (نماز عشاء باجماعت ادا کرنے کے بعد) صبح کی نماز باجماعت ادا کی اس نے گویا ساری رات قیام کیا۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 147** رمضان المبارک میں رسول اللہ ﷺ کثرت سے تلاوت قرآن اور انفاق فی سبیل اللہ فرمایا کرتے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جَبْرِيلُ وَكَانَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَاهُ كُلَّ لَيْلَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلَخَ يَغْرُضَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ الْقُرْآنَ ، فَإِذَا لَقِيَهِ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنے میں بہت سخی تھے، لیکن رمضان میں جب حضرت جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو آپ اور بھی زیادہ سخی ہو جاتے۔ رمضان میں حضرت جبریل علیہ السلام ہر رات آپ ﷺ سے ملا کرتے اور نبی اکرم ﷺ رمضان گزرنے تک انہیں قرآن مجید سناتے۔ جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملتے تو آپ کی سخاوت تیز ہواؤں

❶ صحیح سنن الترمذی، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 1646

❷ مختصر صحیح مسلم، للالبانی، رقم الحديث 324

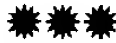
❸ صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب اجود ما كان النبي ﷺ يكون في رمضان

سے بھی زیادہ بڑھ جاتی۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 147** لیلة القدر میں یہ دعا پڑھنی مسنون ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ! أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيْ لَيْلَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا ؟ قَالَ : قُولِي (( اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تَحِبُّ الْعَفْوَ فَاَعْفُ عَنِّي ))  
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❶

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے پوچھا ”یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں شب قدر پالوں تو کون سی دعا پڑھوں؟“ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہو ”یا اللہ! تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنا پسند کرتا ہے، لہذا مجھے معاف فرما۔“ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔



## صَدَقَةُ الْفِطْرِ

### صدقہ فطر کے مسائل

**مَسْئَلہ 148** صدقہ فطر فرض ہے۔

**مَسْئَلہ 149** صدقہ فطر کا مقصد روزے کی حالت میں سرزد ہونے والے گناہوں سے خود کو پاک کرنا ہے۔

**مَسْئَلہ 150** صدقہ فطر نماز عید سے قبل ادا کرنا چاہئے ورنہ عام صدقہ شمار ہوگا۔

**مَسْئَلہ 151** صدقہ فطر کے مستحق وہی لوگ ہیں جو زکاة کے مستحق ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طَهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ فَمَنْ آدَاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ ، فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ ، وَمَنْ آدَاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ ۝ (صحیح)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر، روزے دار کو بیہودگی اور فحش باتوں سے پاک کرنے کے لئے نیز محتاجوں کے کھانے کا انتظام کرنے کے لئے فرض کیا ہے۔ جس نے نماز عید سے پہلے ادا کیا اس کا صدقہ فطر ادا ہو گیا اور جس نے نماز عید کے بعد ادا کیا اس کا صدقہ فطر عام صدقہ شمار ہوگا۔ اسے احمد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مَسْئَلہ 152** صدقہ فطر کی مقدار ایک صاع ہے، جو پونے تین سیر یا ڈھائی کلو گرام کے برابر ہے۔

**مَسْئَلہ 153** صدقہ فطر ہر مسلمان غلام ہو یا آزاد، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، روزہ

دار ہو یا غیر روزہ دار، صاحب نصاب ہو یا نہ ہو، سب پر فرض ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ (( مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان کا صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو، غلام، آزاد، مرد، عورت، چھوٹے، بڑے ہر مسلمان پر فرض کیا ہے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : جس شخص کے پاس ایک دن رات کی خوراک میسر نہ ہو وہ صدقہ ادا کرنے سے مستثنیٰ ہے۔

**مسئلہ 154** صدقہ فطر غلہ کی صورت میں دینا افضل ہے۔

**مسئلہ 155** گیہوں، چاول، جو، کھجور، منقہ یا پنیر میں سے جو چیز زیر استعمال ہو، وہی

دینی چاہئے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ②

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم صدقہ فطر ایک صاع غلہ یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع منقہ دیا کرتے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 156** صدقہ فطر ادا کرنے کا وقت آخری روزہ افطار کرنے کے بعد شروع ہوتا

ہے، لیکن عید سے ایک یا دو دن پہلے ادا کیا جاسکتا ہے۔

**مسئلہ 157** صدقہ فطر گھر کے سرپرست کو گھر کے تمام افراد بیوی، بچوں اور ملازموں

کی طرف سے ادا کرنا چاہئے۔

عَنْ نَافِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُعْطَى عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ حَتَّىٰ إِنْ كَانَ

يُعْطَى عَنْ نَبِيِّ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُعْطِيهَا لِلَّذِينَ يَقْبَلُونَهَا وَكَانُوا يُعْطُونَ  
قَبْلَ الْفِطْرِ يَوْمَ أَوْ يَوْمَيْنِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما گھر کے چھوٹے بڑے تمام افراد کی طرف  
سے صدقہ فطر دیتے تھے حتیٰ کہ میرے بیٹوں کی طرف سے بھی دیتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما ان لوگوں کو دیتے  
تھے جو قبول کرتے اور عید الفطر سے ایک یا دو دن پہلے دیتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔



## صَلَاةُ الْعِيدَيْنِ

### نماز عیدین کے مسائل

**مسئلہ 158** عید کے روز غسل کرنا، خوشبو لگانا اور مسواک کرنا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ هَذَا يَوْمٌ عِيدٌ جَعَلَهُ اللَّهُ لِلْمُسْلِمِينَ فَمَنْ جَاءَ إِلَى الْجُمُعَةِ فَلْيَغْتَسِلْ وَإِنْ كَانَ طَيِّبٌ فَلْيَمَسْ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَاكِ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”بے شک اللہ تعالیٰ نے اس روز (جمعہ) کو مسلمانوں کے لئے عید کا دن بنایا ہے لہذا جو شخص جمعہ کے لئے آئے اسے چاہئے کہ غسل کرے اگر خوشبو میسر ہو تو وہ لگائے اور مسواک بھی کرے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 159** عید کے روز اچھے کپڑے پہننا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْبَسُ يَوْمَ الْعِيدِ بُرْدَةً خُمْرَاءَ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ ❶

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عید کے روز سرخ دھاریوں والی چادر پہنا کرتے تھے۔“ اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 160** عید الفطر کی نماز کے لئے جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز کھانا سنت ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ



تَمْرَاتٍ وَيَأْكُلُهُنَّ وَتَوْرًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن کھجوریں کھائے بغیر عید گاہ کی طرف نہیں جاتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کھجوریں طاق کھاتے تھے۔ "اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 161** عید الاضحیٰ کے روز اپنی قربانی کا گوشت پکا کر کھانا اور اس سے پہلے کوئی چیز نہ کھانا مستحب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ   كَانَ النَّبِيُّ   لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَ لَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحَى حَتَّى يُصَلِّيَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ❷ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ عید الفطر کے روز کھائے بغیر گھر سے نہیں نکلتے تھے اور عید الاضحیٰ کے روز نماز (عید) سے پہلے کوئی چیز تناول نہ فرماتے تھے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 162** نماز عید بستی سے باہر کھلے میدان میں پڑھنا سنت ہے۔

**مسئلہ 163** نماز عید کے لئے خواتین کو بھی عید گاہ میں جانا چاہئے۔

وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ   (( أَنْ نُخْرِجَ الْحَيْضَ يَوْمَ الْعِيدَيْنِ وَ ذَوَاتِ الْخُدُورِ فَيَشْهَدَنَ جَمَاعَةُ الْمُسْلِمِينَ وَ دَعَوْتُهُمْ وَ تَعْتَزِلُ الْحَيْضُ عَنْ مُصَلَّاهُنَّ )) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❸

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ "دونوں عیدوں کے دن ہم حیض والی اور پردہ نشین (یعنی تمام) عورتوں کو عید گاہ میں لائیں تاکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ نماز اور دعا میں شرکت کریں البتہ حیض والی عورتیں نماز نہ پڑھیں۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 164** نماز عید کے لئے پیدل جانا اور واپس آنا سنت ہے۔

❶ ابواب العیدین ، باب الاکل یوم الفطر قبل الخروج (447/1)

❷ صحیح سنن الترمذی ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 447

❸ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 511

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيدِ مَاشِيًا وَ يَرْجِعُ مَاشِيًا . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶

(حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ عید گاہ پیدل جاتے اور پیدل ہی واپس تشریف لاتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 165** عید گاہ جاتے ہوئے بکثرت تکبیریں کہنا سنت ہے۔

**مسئلہ 166** عید الفطر میں امام کے خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھنے تک تکبیریں کہتے رہنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَغْدُو إِلَى الْمُصَلَّى يَوْمَ الْفِطْرِ إِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَيُكَبِّرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمُصَلَّى ثُمَّ يُكَبِّرُ بِالْمُصَلَّى حَتَّى إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ تَرَكَ التَّكْبِيرَ . رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ❷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عید کے دن صبح سورج نکلتے ہی عید گاہ تشریف لے جاتے اور عید گاہ تک تکبیریں کہتے جاتے۔ پھر عید گاہ میں بھی تکبیریں کہتے رہتے یہاں تک کہ جب امام (خطبہ کے لئے) منبر پر بیٹھ جاتا تو تکبیریں پڑھنا چھوڑ دیتے۔ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 167** عید الاضحیٰ کے موقع پر تشریق کے تمام دنوں میں کثرت سے تکبیریں کہنی چاہئیں۔

كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكَبِّرُ بِمَنْى تِلْكَ الْأَيَّامَ وَ خَلْفَ الصَّلَوَاتِ وَ عَلَى فِرَاشِهِ وَ فِي فُسْطَاطِهِ وَ مَجْلِسِهِ وَ مَمْشَاهُ وَ تِلْكَ الْأَيَّامَ جَمِيعًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❸

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشریق کے تمام دنوں میں نمازوں کے بعد اپنے بستر پر، اپنے خیمے میں، اپنی مجلس میں اور چلتے پھرتے تکبیریں کہا کرتے تھے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 168** مسنون تکبیر کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

❶ صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1071

❷ کتاب الصلاة ، باب فی صلاة العیدین ، رقم الحديث 442

❸ کتاب العیدین ، باب التكبير امام منى و اذا غدا الى مكة

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ؓ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ : اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ . رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ❶

(صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایام تشریق (11-12-13 ذی الحجہ) میں یہ تکبیر پڑھا کرتے۔  
اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ اسے ابن ابی شیبہ نے  
روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 169** عیدین کی نماز تاخیر سے پڑھنا ناپسندیدہ ہے۔

**مسئلہ 170** عید الفطر کی نماز کا وقت اشراق کی نماز کا وقت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ ؓ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّاسِ فِي يَوْمِ عِيدِ  
فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى فَأَتَاكَرَ ابْطَاءَ الْإِمَامِ وَقَالَ : إِنَّا كُنَّا قَدْ فَرَعْنَا سَاعَتَنَا هَذِهِ وَذَلِكَ حِينَ  
التَّسْبِيحِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

(صحیح)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خود عید الفطر یا عید الاضحیٰ کی نماز کے لئے لوگوں  
کے ساتھ عید گاہ روانہ ہوئے تو امام کے دیر کرنے پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا اور فرمایا ”ہم لوگ تو اس وقت نماز  
پڑھ کر فارغ بھی ہو جایا کرتے تھے اور وہ اشراق کا وقت تھا۔“ اسے ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔  
**مسئلہ 171** عید الاضحیٰ کی نماز جلد اور عید الفطر کی نماز نسبتاً دیر سے پڑھنا مسنون ہے۔

عَنْ أَبِي الْحَوِيثِ ؓ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بَنُجَوَانٌ  
((عَجِّلِ الْأَضْحَى وَآخِرِ الْفِطْرِ وَذَكِّرِ النَّاسَ)) رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ ❸

حضرت ابو الحویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجران کے گورنر عمرو بن حزم  
رضی اللہ عنہ کو تحریری طور پر یہ ہدایت فرمائی ”عید الاضحیٰ کی نماز جلدی پڑھو اور عید الفطر کی نماز تاخیر سے پڑھو اور  
لوگوں کو خطبہ میں نیکی کی نصیحت کرو۔“ اسے شافعی نے روایت کیا ہے۔

❶ ارواء الغلیل، للالبانی، 125/3

❷ صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الاول، رقم الحديث 1005

❸ کتاب الصلاة، کتاب العیدین، رقم الحديث 442

**مسئلہ 172** کھلے میدان میں نماز پڑھنے کے لئے سترہ کا اہتمام کرنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى يَوْمَ عِيدٍ أَوْ غَيْرِهِ نَصَبَتْ الْحَرَبَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ مِنْ خَلْفِهِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ① (صحیح)  
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب عید کی نماز یا کوئی دوسری نماز (کھلے میدان میں) ادا فرماتے تو آپ ﷺ کے سامنے بھالہ گاڑ دیا جاتا اور آپ ﷺ اس کے پیچھے نماز ادا فرماتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے پیچھے ہوتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 173** عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز دو دو رکعت ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الْأَضْحَى رَكْعَتَانِ وَ صَلَاةُ الْفِطْرِ رَكْعَتَانِ وَ صَلَاةُ الْمُسَافِرِ رَكْعَتَانِ وَ صَلَاةُ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَانِ تَمَامٌ لَيْسَ بِقَصْرِ عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ ﷺ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ② (صحیح)  
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق عید الاضحیٰ کی نماز دو رکعت ہے، عید الفطر کی نماز دو رکعت ہے، مسافر کی نماز دو رکعت ہے، جمعہ کی نماز دو رکعت ہے اور یہ مکمل نماز ہے کم نہیں۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 174** نماز عید کے لئے اذان ہے نہ اقامت

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ ﷺ قَالَ : صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بَغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ③  
حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک دو مرتبہ نہیں کئی مرتبہ عیدین کی نماز اذان اور اقامت کے بغیر پڑھی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 175** عیدین کی نماز میں پہلے نماز اور پھر خطبہ دینا مسنون ہے۔

① کتاب إقامة الصلاة ، باب ماجاء في الحرة يوم العيد (1078/1)

② کتاب صلاة العیدین ، باب عدد صلاة العیدین

③ مختصر صحيح مسلم ، للالبانی ، رقم الحديث 428

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يُصَلُّونَ الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز عیدین، خطبہ سے پہلے ادا فرماتے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 176** عیدین کی نماز میں بارہ تکبیریں مسنون ہیں۔ پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہنی چاہئیں۔

عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ : شَهِدْتُ الْأَضْحَى وَالْفِطْرَ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَبَّرَ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ . رَوَاهُ مَالِكٌ ②

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام حضرت نافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ”میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید الفطر اور عید الاضحیٰ دونوں کی نماز پڑھی، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہیں۔“ اسے مالک نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 177** نماز عید کی زائد تکبیروں میں ہاتھ اٹھانے چاہئیں۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ مَعَ التَّكْبِيرِ . رَوَاهُ أَحْمَدُ ③ (حسن)  
حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاتے تھے۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 178** نماز عیدین کی دو رکعتوں میں سے پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری

① اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الاول ، رقم الحديث 509

② کتاب الصلاة ، باب ماجاء فی التکبیر والقراءة فی صلاة العیدین

③ ارواء الغلیل ، للالبانی ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 641

رکعت میں سورۃ الغاشیہ پڑھنا مستحب ہے۔

عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نماز عیدین اور نماز جمعہ میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى (پہلی رکعت میں) اور هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ (دوسری رکعت میں) پڑھتے۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 179** نماز عید سے پہلے یا بعد کوئی (نفل یا سنت) نماز نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ”نبی اکرم ﷺ عید الاضحی یا عید الفطر کے روز (گھر سے نکلے) دو رکعت نماز عید ادا فرمائی اور اس سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہیں پڑھی۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 180** نماز عید کے بعد تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنَّا وَ مِنْكَ کے الفاظ سے ایک دوسرے کے اعمال صالحہ کی قبولیت کی دعا مانگنا درست ہے۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَضِيرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا اتَّفَقُوا يَوْمَ الْعِيدِ يَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ”تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنَّا وَ مِنْكَ“ . ذَكَرَهُ فِي فَتْحِ الْبَارِي ③ (حسن)

حضرت جبیر بن نضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عید کے روز جب آپس میں ملتے تو ایک دوسرے کو ”تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنَّا وَ مِنْكَ“ کہتے۔ اسے ابن حجر نے فتح الباری میں نقل کیا ہے۔

**مسئلہ 181** عید گاہ جانے اور آنے کا راستہ بدلنا سنت ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ

① کتاب الجمعة ، باب ما يقرأ في صلاة الجمعة

② مختصر صحيح مسلم ، للالبانی ، رقم الحديث 430

③ کتاب العیدین ، باب سنت العیدین لاهل الاسلام

### خَالَفَ الطَّرِيقَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ❶

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”نبی اکرم ﷺ عید کے روز عید گاہ میں آنے جانے کا راستہ تبدیل فرمایا کرتے تھے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مَسْئَلَةٌ 182** اگر جمعہ کے روز عید آجائے تو دونوں پڑھنے بہتر ہیں لیکن عید پڑھنے کے بعد اگر جمعہ کی بجائے صرف نماز ظہر ادا کی جائے تو بھی درست ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((عِيدَانِ اجْتَمَعَ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا فَمَنْ شَاءَ أَجْزَأَهُ عَنِ الْجُمُعَةِ وَإِنَّا مُجْتَمِعُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَابْنُ مَاجَةَ ❷

(صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”تمہارے آج کے دن میں دو عیدیں (ایک عید، دوسرا جمعہ) اکٹھی ہو گئی ہیں جو چاہے اس کے لئے جمعہ کے بدلے عید ہی کافی ہے لیکن ہم دونوں (یعنی جمعہ اور عید) ادا کریں گے۔“ اسے ابو داؤد اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مَسْئَلَةٌ 183** اگر کی وجہ سے شوال کا چاند دکھائی نہ دے اور روزہ رکھ لینے کے بعد معلوم ہو جائے کہ چاند نظر آچکا ہے تو روزہ کھول دینا چاہئے۔

**مَسْئَلَةٌ 184** اگر چاند کی اطلاع زوال سے قبل ملے تو نماز عید اسی روز ادا کر لینی چاہئے اگر زوال کے بعد اطلاع ملے تو نماز عید دوسرے روز ادا کی جائے گی۔

عَنْ أَبِي عُمَيْرٍ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَكْبًا جَاءَ وَالِىَ النَّبِيِّ ﷺ يَشْهَدُونَ أَنَّهُمْ رَأَوْا الْهَيْلَالَ بِالْأَمْسِ فَأَمَرَهُمْ : أَنْ يَقْطُرُوا ، وَإِذَا أَصْبَحُوا يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❸

(صحیح)

حضرت ابو عمیر بن انس رضی اللہ عنہ اپنے چچاؤں سے جو اصحاب نبی ﷺ میں سے تھے، روایت کرتے

❶ کتاب العیدین ، باب من خالف الطريق اذا رجع يوم العيد

❷ صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1083

❸ صحیح سنن ابی داؤد ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1026

ہیں کہ بعض سوار نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گواہی دی کہ انہوں نے گزشتہ روز (شوال کا) چاند دیکھا ہے۔“ رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ وہ روزہ توڑ دیں اور فرمایا ”کل صبح (نماز عید کے لئے) عید گاہ آئیں۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 185** اگر کسی کو عید کی نماز نہ مل سکے یا بیماری کی وجہ سے عید گاہ نہ جاسکے تو اسے دو رکعت تنہا ادا کر لینی چاہئیں۔

**مسئلہ 186** گاؤں میں بھی نماز عید پڑھنی چاہئے۔

أَمْرَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْلَاهُ ابْنُ أَبِي عَتْبَةَ بِالزَّوَاوِيَةِ فَجَمَعَ أَهْلَهُ وَبَنِيهِ وَصَلَّى كَصَلَاةِ أَهْلِ الْمِصْرِ وَتَكْبِيرِهِمْ ، وَقَالَ عِكْرِمَةُ أَهْلُ السَّوَادِ يَجْتَمِعُونَ فِي الْعِيدِ يُصَلُّونَ رَكَعَتَيْنِ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ ، وَقَالَ عَطَاءٌ : إِذَا قَاتَهُ الْعِيدُ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۝

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام ابن ابی عتبہ کو زواویہ گاؤں میں نماز پڑھانے کا حکم دیا تو ابن ابی عتبہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھر والوں اور بیٹوں کو جمع کیا اور سب نے شہر والوں کی تکبیر کی طرح تکبیر اور نماز کی طرح نماز پڑھی اور عکرمہ رضی اللہ عنہ نے کہا ”گاؤں کے لوگ عید کے روز جمع ہوں اور دو رکعت نماز پڑھیں جس طرح امام پڑھتا ہے۔“ اور عطاء رحمہ اللہ نے کہا ”جب کسی کی نماز فوت ہو جائے تو وہ دو رکعت نماز ادا کر لے۔“ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 187** عید کے روز روزہ رکھنا منع ہے۔

وضاحت: حدیث مسئلہ نمبر 118 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔





## الْأَضْحِيَّةُ قربانی کے مسائل

**مسئلہ 188** عید الاضحیٰ کی نماز پڑھنے اور خطبہ سننے کے بعد استطاعت رکھنے والے پر قربانی سنت مؤکدہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ وَجَدَ سَعَةً لَّانْ يُضْحِيَ فَلَمْ يُضْحِ فَلَا يَحْضُرُ مُصَلًّا)) رَوَاهُ الْحَاكِمُ ① (حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جو آدمی قربانی کرنے کی استطاعت رکھتا ہو پھر بھی قربانی نہ کرے وہ ہماری مسجد میں نہ آئے۔“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 189** جسے قربانی دینا ہو وہ ذی الحجہ کا چاند دیکھنے کے بعد قربانی کرنے تک ناخن اور بال وغیرہ نہ کاٹے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضْحِيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا بَشَرِهِ شَيْئًا)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ① (صحيح)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی آدمی ذی الحجہ کی دسویں (عید الاضحیٰ) کو قربانی دینے کا ارادہ رکھتا ہو تو وہ اپنے جسم کے کسی بھی حصہ کے بال نہ کاٹے اور نہ ہی ناخن کاٹے۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 190** گائے کی قربانی میں سات اور اونٹ کی قربانی میں دس افراد شریک ہو سکتے ہیں۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيرِ عَشْرَةً . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ⑤ (صحیح)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ عید الاضحیٰ کا دن آ گیا تو ہم میں سے گائے کی قربانی میں سات سات اور اونٹ کی قربانی میں دس دس افراد شریک ہوئے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 191** ایک ہی نفلی قربانی میں ایصالِ ثواب کے لئے ایک یا دو یا اس سے زائد افراد کو اپنے ساتھ شریک کرنا جائز ہے۔

**مسئلہ 192** خسی جانور کی قربانی جائز ہے۔

**مسئلہ 193** میت کی طرف سے قربانی کی جائے تو میت کو ثواب پہنچ جاتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ ، وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ ، أَشْتَرَى كَبْشَيْنِ عَظِيمَيْنِ سَمِينَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أُمْلَحَيْنِ مَوْجُوءَيْنِ فَذَبَحَ أَحَدَهُمَا عَنْ أُمَّتِهِ ، لِمَنْ شَهِدَ لِلَّهِ التَّوْحِيدَ ، وَ شَهِدَ لَهُ بِالْبَلَاغِ ، وَ ذَبَحَ الْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ⑥ (صحیح)

حضرت عائشہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب قربانی کا ارادہ فرماتے تو دو مینڈھے خریدتے، موٹے تازے، سینگ والے، چتکبرے اور خسی، ان میں سے ایک اپنی امت کے ہر اس آدمی کی طرف سے کرتے جو اللہ کی توحید اور رسول کی رسالت کی گواہی دیتا ہو اور دوسرا محمد اور آل محمد کی طرف سے ذبح فرماتے۔ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 194** دودانت والا (دوندا) جانور ذبح کرنا لازم ہے۔ اگر دودانت والا جانور ملے ہی نہ تو پھر دودانتوں سے کم عمر والی بھیڑ یا دنبہ ذبح کرنے کی رخصت ہے۔

① صحیح سنن الترمذی، للالبانی، رقم الحديث 1501

② صحیح سنن ابن ماجہ، للالبانی، الجزء الثاني، رقم الحديث 2531

عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( لَا تَذْبَحُوا إِلَّا مُسِنَّةً إِلَّا أَنْ يُغَسَّرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذْعَةً مِنَ الضَّأْنِ )) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دودانت والے (دودنا) جانور کے علاوہ کسی اور جانور کی قربانی نہ کرو البتہ اگر مشکل پیش آئے تو پھر دودانت سے کم عمر (کھیرا) کی بھیڑ (یادنبہ) ذبح کرلو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ صَحَّحْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْجَذْعِ مِنَ الضَّأْنِ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ ②

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دودانتوں سے کم عمر والے دنبہ کی قربانی دی۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① دودانت سے کم عمر والا دنبہ یا بھیڑ وہ ہے جس کی عمر ایک سال یا ایک سال سے کم ہو (واللہ اعلم بالصواب) ② قربانی کے لئے دودانت والا (دودنا) جانور ہونا ضروری ہے۔

**مسئلہ 195** عید الاضحیٰ کے موقعہ پر چار دن تک قربانی کرنا جائز ہے۔ عید کا دن اور ایام تشریق (11/12 اور 13 ذوالحجہ) کے تین دن۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعَمٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (( كُلُّ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ذَبْحٌ )) رَوَاهُ أَحْمَدُ ③

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (عید کے بعد) تمام ایام تشریق (جانور) ذبح کرنے کے دن ہیں۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 196** عید الاضحیٰ کی نماز سے قبل اگر کسی نے جانور ذبح کر دیا تو وہ قربانی شمار نہیں ہوگی۔

عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ (( مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعَذِّبْ ))

① کتاب الاضاحی ، باب من الاضحية

② صحيح سنن النسائي ، للالباني ، الجزء الثالث ، رقم الحديث 4080

③ نيل الاوطار ، كتاب المناسك ، باب بيان وقت الذبح (215/5)

## مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ❶

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے عید الاضحیٰ کے روز فرمایا ”جس نے نماز سے قبل جانور ذبح کر دیا، اسے دوبارہ قربانی دینی چاہئے۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 197** اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا مستحب ہے، لیکن کسی دوسرے سے کروانا بھی جائز ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قِصَّةِ حِجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ ..... ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَ مِئَتَيْنِ بِيَدِهِ ثُمَّ أُعْطِيَ عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَأَشْرَكَهُ فِي هَذِيهِ ثُمَّ أَمَرَ مِنْ كُلِّ بَذَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَجَعَلَتْ فِي قَلْبِهَا فَطَبَخَتْ فَأَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَ شَرَبَا مِنْ مَرَقِهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ ❶

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حجۃ الوداع کی حدیث میں روایت ہے کہ (رمی کے بعد) نبی اکرم ﷺ قربان گاہ تشریف لائے اور تریسٹھ (63) اونٹ اپنے دست مبارک سے ذبح کئے۔ باقی اونٹ (37) حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیئے جنہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ذبح کیا۔ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی اپنی قربانی میں شریک کیا پھر آپ ﷺ نے ہر اونٹ کا ٹکڑا لینے کا حکم دیا جسے ہنڈیا میں ڈال کر پکایا گیا۔ رسول اللہ ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں نے اس میں سے گوشت کھایا اور شوربا پیا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 198** گھر کے سرپرست کی طرف سے دی گئی قربانی سارے گھر والوں کی طرف سے کافی ہے۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ كَانَتْ الضَّحَايَا فِيكُمْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ؟ قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ يُضَحِّي بِالْإِشَاءَةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِيُّ ❶

(صحیح)

❶ اللؤلؤ والمرجان ، الجزء الثاني ، رقم الحديث (1282)

❷ کتاب الحج ، باب حجة النبي ﷺ

❸ صحیح سنن ابن ماجہ ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 2546

حضرت عطاء بن یسار رحمہ اللہ کہتے ہیں میں نے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں تم لوگ قربانی کس طرح کرتے تھے، تو انہوں نے کہا کہ عہد رسالت میں ہر آدمی اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک ہی قربانی دیا کرتا تھا۔ اسے ابن ماجہ اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 199** قربانی کا جانور ذبح کرنے سے پہلے ”بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ“ کہنا مسنون ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَبَشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَ سَمَّى وَ كَبَّرَ. قَالَ: وَ رَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صَفَاحِهِمَا وَ يَقُولُ ((بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ)) مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ①

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے دو سفید اور کالے رنگ کے اور سینگوں والے مینڈھے ذبح کئے میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ اپنا پاؤں اس کی گردن پر رکھے ہوئے تھے اور ”بِسْمِ اللّٰهِ ، اللّٰهُ اَكْبَرُ“ پڑھ کر اپنے ہاتھ سے ذبح فرما رہے تھے۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 200** کسی دوسرے آدمی کی طرف سے قربانی کے وقت اس آدمی کا نام لینا سنت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ..... وَ أَخَذَ الْكَبْشَ فَأَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ ((بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ثُمَّ صَلَّى بِهِ)) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ②

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (کہ قربانی کے وقت) رسول اللہ ﷺ نے مینڈھے کو پکڑا، اسے لٹایا پھر اسے ذبح کیا اور فرمایا ”اللہ کے نام سے، یا اللہ! محمد (ﷺ)، آل محمد (ﷺ) اور امت محمد (ﷺ) کی طرف سے قبول فرما۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

① مشکوٰۃ المصابیح ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحديث 1453

② کتاب الاضاحی ، باب استحباب الضحیة و ذبحها مباشرة

**مسئلہ 201** قربانی کے جانور کو جلدی جلدی اور اچھے طریقہ سے ذبح کرنا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ : أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِسَحَةِ الشِّفَارِ وَأَنْ تُوَارَى عَنِ الْبَهَائِمِ وَقَالَ ((إِذَا ذَبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيُجْهِزْ)) رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ❶ (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا ہے کہ ”(جب قربانی کرو تو) چھریاں خوب تیز کرو، جانور سے چھپا کر رکھو اور جب ذبح کرنے لگو تو جلدی ذبح کرو۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 202** اونٹ کی بائیں ٹانگ باندھ کر کھڑے کھڑے ذبح کرنا چاہئے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ كَانُوا يَنْحَرُونَ الْبَدَنَةَ مَعْقُولَةً الْيُسْرَى قَائِمَةً عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ قَوَائِمِهَا . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❷ (صحیح)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اونٹ کو اس حالت میں ذبح کرتے کہ اس کا بایاں پاؤں بندھا ہوتا اور وہ باقی تین پاؤں پر کھڑا ہوتا۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 203** قربانی کے لئے ذبح شدہ جانور کے پیٹ سے نکلنے والا مردہ بچہ ذبح کئے بغیر کھانا جائز ہے۔

**مسئلہ 204** جو شخص مردہ بچہ کھانا پسند نہ کرے وہ نہ کھائے تو کوئی حرج نہیں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّنْحَرُ النَّاقَةَ وَنَذْبَحُ الْبَقْرَةَ وَالشَّاةَ فَجَدُ فِي بَطْنِهَا الْجَنِينَ أَلْنَلْقِيهِ أَمْ نَأْكُلُهُ؟ قَالَ ((كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ فَإِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ)) رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❸ (صحیح)

❶ الترغیب والترہیب ، للالبانی ، الجزء الاول ، رقم الحدیث 1083

❷ کتاب المناسک ، باب کیف تنحر البدن (1767/1)

❸ کتاب الضحایا ، باب ما جاء فی ذکاة الجنین

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! ہم (بعض اوقات) اونٹ یا گائے یا بکری ذبح کرتے ہیں تو اس کے پیٹ میں (مردہ) بچہ پاتے ہیں، اسے پھینک دیں یا کھالیں؟“ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اگر چاہو تو کھالو کیونکہ اس کی ماں کو ذبح کرنا اس کو ذبح کرنا ہے۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : اگر جانور ذبح کرنے کے بعد پیٹ سے زندہ بچہ نکلے تو اسے ذبح کرنا ضروری ہے۔

**مسئلہ 205** قربانی کا گوشت حسب ضرورت کھانا، صدقہ کرنا اور ذخیرہ کرنا جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجْلِ الذَّائِفَةِ أَلْبَنَى دَفَّتْ فَكُلُوا وَادْخُرُوا وَتَصَدَّقُوا )) رَوَاهُ مُسْلِمٌ ①

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں نے تمہیں (مدینہ) میں (بعض) محتاج لوگوں کے آنے کی وجہ سے (قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنے سے) روکا تھا لہذا اب کھاؤ، ذخیرہ کرو اور صدقہ کرو۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : ① قربانی کا گوشت ضرورت کے مطابق اگر کوئی سارا استعمال کرنا چاہے تو کر سکتا ہے لیکن اس سے کچھ صدقہ کرنا مستحب ہے ② گوشت کے دو یا تین مساوی حصے کر کے ایک خود رکھنا ایک رشتہ داروں میں تقسیم کرنا اور تیسرا صدقہ کرنا ضروری نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

**مسئلہ 206** قربانی کے جانور سے کوئی چیز قصاب کو بطور اجرت دینا منع ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَقْوَامَ عَلَى الْبُئَانِ وَلَا أُعْطِيَ عَلَيْهَا شَيْئًا فِي جِزَارَتِهَا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ②

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھے قربانی کے اونٹ پر (نگرانی کے لئے) کھڑا ہونے اور ذبح کرنے کے بدلے میں (قصاب کو) اس سے کچھ نہ دینے کا حکم دیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

**مسئلہ 207** کانا، بیمار، لنگڑا اور بوڑھا جانور قربانی کے لئے ذبح کرنا منع ہے۔

عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( أَرْبَعٌ لَا تَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ

① کتاب الاضاحی ، باب النہی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاث والسنخہ

② کتاب الحج ، باب لا یعطی الجزار من الہدی شیئا

الْعَوْرَاءُ بَيْنَ عَوْرَتِهَا وَالْمَرِيضَةُ بَيْنَ مَرَضِهَا وَالْعَرَجَاءُ بَيْنَ ظِلْعَيْهَا وَالْكَسِيرُ الَّتَى لَا تَنْفِي))  
 رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ ❶

(صحیح)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چار قسم کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں، کانا جانور جس کا کانا پن بالکل واضح ہو، بیمار جانور، جس کی بیماری واضح ہو اور لنگڑا جانور، جس کا لنگڑا پن واضح ہو اور بوڑھا (یا دبلا پتلا) جانور جس کی ہڈیوں میں گودانہ ہو۔“ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

\*\*\*



## الْأَحَادِيثُ الضَّعِيفَةُ وَالْمَوْضُوعَةُ فِي الصَّوْمِ

### روزوں کے بارہ میں ضعیف اور موضوع احادیث

① ((إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ نَادَى الْجَلِيلُ رِضْوَانَ خَزَنِ الْجَنَانِ فَيَقُولُ :

لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ وَ فِيهِ : أَمْرُهُ بِفَتْحِ الْجَنَّةِ وَأَمْرُ مَالِكٍ بِتَغْلِيقِ النَّارِ))

”رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو اللہ تعالیٰ جنت کے نگران فرشتہ ”رضوان“ کو پکارتا ہے تو وہ کہتا ہے (یا

اللہ!) میں حاضر ہوں، اللہ تعالیٰ اسے جنت کھولنے کا حکم دیتے ہیں اور جہنم کے نگران فرشتہ ”مالک“ کو

جہنم بند کرنے کا حکم دیتے ہیں۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع (گھڑی ہوئی) ہے۔

② أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ وَقَدْ أَهَلَ رَمَضَانَ ((لَوْ عَلِمَ الْعِبَادُ مَا فِي رَمَضَانَ لَتَمَنَّتْ أُمَّتِي أَنْ

يَكُونُ رَمَضَانُ السَّنَةَ كُلَّهَا))

”رمضان کا چاند طلوع ہونے پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”اگر بندے رمضان کی فضیلت جان لیں تو

سارا سال رمضان رہنے کی خواہش کرنے لگیں۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے۔

③ ((إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ، نَظَرَ اللَّهُ إِلَى خَلْقِهِ الصِّيَامِ ، وَإِذَا نَظَرَ اللَّهُ إِلَى

عَبْدٍ لَمْ يُعَذِّبْهُ))

”رمضان کی پہلی راتوں میں اللہ تعالیٰ روزہ دار لوگوں پر نظر فرماتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی بندے

پر نظر فرماتا ہے تو اسے عذاب نہیں کرتا۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع ہے۔

④ ((إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِتَارِكٍ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ صَبِيحَةَ أَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ))

”اللہ تعالیٰ رمضان کی پہلی صبح ہی تمام مسلمانوں کو بخش دیتا ہے۔“

وضاحت : اس کی سند میں ایک راوی کذاب ہے۔

⑤ ((إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أُعْتِقَ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ أَلْفَ أَلْفٍ عَتِيقٍ مِنَ النَّارِ))

”رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ روزانہ افطار کے وقت دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے آزاد کرتے

ہیں۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع (من گھڑت) ہے۔

⑥ ((صُومُوا تَصْحُوا))

”روزہ رکھو، صحت مند رہو۔“

وضاحت : یہ حدیث موضوع (من گھڑت) ہے۔

⑦ ((لِكُلِّ شَيْءٍ زَكَاةٌ، وَزَكَاةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ))

”ہر چیز کی زکاۃ ہے اور جسم کی زکاۃ روزہ ہے۔“

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے۔

⑧ ((ثَلَاثَةٌ لَا يَسْأَلُونَ عَنْ نَعِيمِ الْمَطْعَمِ وَالْمَشْرَبِ : الْمُفْطِرُ ، وَالْمُتَحَسِّرُ ، وَصَاحِبُ الضَّيْفِ ، وَثَلَاثَةٌ لَا يَسْأَلُونَ عَنْ سُوءِ الْخُلُقِ : الْمَرِيضُ ، وَالصَّائِمُ ، وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ))

”تین آدمیوں سے کھانے پینے کی نعمتوں کا سوال نہیں ہوگا ① افطار کرنے والا ② سحری کھانے والا

اور ③ میزبان۔ تین آدمیوں سے بد اخلاقی کا حساب نہیں لیا جائے گا ① مریض ② روزہ دار اور ③

عادل حکمران۔“

وضاحت : اس حدیث کی ایک سند میں ایک راوی حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔

⑨ (( مَنْ فَطَرَ صَائِمًا عَلَى طَعَامٍ وَ شَرَابٍ مِنْ حَلَالٍ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ ))

”جس نے رزق حلال سے روزہ افطار کروایا اس کے لئے فرشتے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں۔“

وضاحت : یہ حدیث بے بنیاد ہے۔

⑩ (( إِنْ اللَّهُ أَوْحَى إِلَى الْحَفَظَةِ : أَنْ لَا تَكْتُبُوا عَلَى صَوَامِ عِبِيدِي بَعْدَ الْعَصْرِ سَيِّئَةً ))

”اللہ تعالیٰ کراماً کا تبین کو حکم دیتے ہیں کہ میرے روزہ دار بندوں کے عصر کے بعد کے گناہ نہ لکھے

جائیں۔“

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ایک راوی ناقابل اعتماد ہے۔

① (( مَنْ أَفْطَرَ عَلَى تَمْرَةٍ مِنْ حَلَالٍ زِيدَ فِي صَلَاتِهِ أَرْبَعَ مِائَةِ صَلَاةٍ ))

”جس نے رزق حلال کی کھجور سے روزہ افطار کیا اس کی نمازوں میں چار سو نمازوں کا اضافہ کیا جائے گا۔“

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ایک راوی حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔

② (( خَمْسٌ يَفْطِرُونَ الصَّوْمَ وَيَنْقُضْنَ الرُّضُوءَ : الْكَذِبُ ، وَالنِّمِيمَةُ ، وَالغِيْبَةُ ، وَالنَّظَرُ

بِشَهْوَةٍ ، وَالْيَمِينُ الْكَاذِبَةُ ))

”پانچ چیزیں روزہ اور وضو توڑ دیتی ہیں ① جھوٹ ② چغلی ③ غیبت ④ شہوت کی نظر اور ⑤

جھوٹی قسم۔“

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ایک راوی کذاب ہے۔

③ (( مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ فَلْيُهِدِ بَدَنَهُ . فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُطْعِمْ ثَلَاثَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ،

الْمَسَاكِينِ ))

”جس نے رمضان کا ایک روزہ ترک کیا وہ ایک اونٹ کی قربانی دے، جو قربانی نہ دے سکے وہ تین

صاع (یعنی 75 کلوگرام) کھجوریں مسکینوں میں تقسیم کرے۔“

وضاحت : اس حدیث ایک راوی کذاب ہے۔

④ (( مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا عَذْرِ ، كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَصُومَ ثَلَاثِينَ

يَوْمًا ، وَ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمَيْنِ كَانَ عَلَيْهِ سِتُونَ ، وَ مَنْ أَفْطَرَ ثَلَاثًا كَانَ عَلَيْهِ سِتُّونَ يَوْمًا ))

”جس نے رمضان کا ایک روزہ بلا عذر ترک کیا وہ اس کے بدلے میں تیس روزے رکھے، جس نے دو روزے چھوڑے وہ ساٹھ روزے رکھے اور جس نے تین روزے رکھے وہ نوے دن کے روزے رکھے۔“

وضاحت : یہ حدیث بے ثبوت ہے۔

⑤ (( صُمِّ الْبَيْضُ ، أَوَّلُ يَوْمٍ يَعْدِلُ ثَلَاثَةَ آلَافِ سَنَةٍ وَالْيَوْمُ الثَّانِي يَعْدِلُ عَشْرَةَ آلَافِ سَنَةٍ ، وَالْيَوْمُ الثَّالِثُ يَعْدِلُ عِشْرِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ))

”ایام بیض (چاند کی 15/14/13 تاریخ کے دن) کے روزے رکھے پہلے دن کی روزہ کا ثواب تین ہزار سال کے برابر ہے۔ دوسرے دن کا ثواب دس ہزار سال کے برابر ہے اور تیسرے دن کا ثواب بیس ہزار سال کے برابر ہے۔“

وضاحت : اس حدیث کی سند میں ایک راوی حدیثیں گھڑا کرتا تھا۔

⑥ (( رَجَبُ شَهْرِ اللَّهِ ، وَشَعْبَانُ شَهْرِي ، وَرَمَضَانُ شَهْرُ أُمَّتِي ، فَمَنْ صَامَ مِنْ رَجَبٍ يَوْمَيْنِ ، فَلَهُ مِنَ الْأَجْرِ ضِعْفَانِ ، وَوَزَنُ كُلِّ ضِعْفٍ مِثْلُ جَبَالِ الدُّنْيَا ))

”رجب اللہ کا مہینہ ہے، شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے جس نے رجب کے دو روزے رکھے اس کے لئے دوگنا اجر ہے اور ایک گنا کا وزن دنیا کے ایک پہاڑ کے برابر ہے۔“

نوٹ : مندرجہ بالا تمام موضوع احادیث امام شوکانی رحمہ اللہ کی کتاب ”الغوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ“ سے نقل کی گئی ہیں۔ مزید تفصیل کے لئے مذکورہ بالا کتاب دیکھی جاسکتی ہے۔



الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَعَمَّ الصَّالِحَاتِ وَ أَلْفُ أَلْفِ صَلَاةٍ وَسَلَامٍ  
 عَلَى أَفْضَلِ الْبَرِّيَّاتِ وَ عَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا  
 أَرْحَمَ الرَّحِمِينَ



## ہماری دعوت یہ ہے

رسول اکرم ﷺ نے امت کو جس بات کا حکم دیا ہے یا جسے خود کیا ہے یا جسے کرنے کی اجازت دی ہے، اسے من و عن اسی طرح کیجئے اور جس بات سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے اس سے رک جائیے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا (59:7)﴾

”جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے منع کرے اس سے رک جاؤ۔“



رسول اکرم ﷺ نے دین کے معاملے میں جو کام ساری حیات طیبہ میں نہیں کیا وہ کام اپنی مرضی سے کر کے اللہ کے رسول ﷺ سے آگے بڑھنے کی جسارت نہ کیجئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْدُمُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ (49:1)﴾

”اے لوگو، جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔“



رسول اکرم ﷺ کی اطاعت اور اتباع کے مقابلے میں کسی دوسرے کی اطاعت اور اتباع کر کے اپنے اعمال پر باوند نہ کیجئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تَبْطُلُوا أَعْمَالَكُمْ (33:47)﴾

”اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ کی اطاعت کرو، رسول کی اطاعت کرو (اور کسی دوسرے کی اطاعت کر کے) اپنے اعمال پر باوند نہ کرو۔“



# Hadith Publications

2- Sheesh Mahal Road Lahore ☎ 7232808